صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 31 دسمبر 2024ء بمطابق 28 جمادی الثانی 1446ہجری شام پانچ بجکر اٹھاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطۡغَوۡا O اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ O وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ O وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ O وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ O ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ O وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

(ترجمہ): پس اے محمدؐ، تم اور تمہارے وہ ساتھی جو (کفر و بغاوت سے ایمان و طاعت کی طرف) پلٹ آئے ہیں، ٹھیک ٹھیک راہ راست پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے اور بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرو جو کچھ تم کر رہے ہو اس پر تمہارا رب نگاہ رکھتا ہے۔ ان ظالموں کی طرف ذرا نہ جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے اور تمہیں کوئی ایسا ولی و سرپرست نہ ملے گا جو خدا سے تمہیں بچا سکے اور کہیں سے تم کو مدد نہ پہنچے گی۔ اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔ اور صبر کر، اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جی کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، میری تو گزارش ہو گی کہ اگر ہم بزنس کو تھوڑا سا Suspend کر کے وہی لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن پہ جو ڈسکشن آپ نے کل شروع کروائی ہے اور آج ہماری بڑی مفصل میٹنگ ہوئی ہے، تمام ہمارے Colleagues اس میں شامل تھے تو میرے خیال میں اس کو ہم مزید آگے لے کر چلے جائیں کیونکہ وقت بھی کافی کم ہے اور آج اسی کے اوپر پہلے ڈسکشن کریں اور ایجنڈا کو Next اس میں رکھ لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں Leave applications لے لیتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اگر کسی کو اس پہ اعتراض نہیں تو ہم لاء اینڈ آرڈر پہ بات کر لیتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب امجد علی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ برائے سی ایم، آج کے لئے؛ جناب عبدالکریم خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ برائے سی ایم، آج کے لئے؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب کرامت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فتح الملک ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد سہیل آفریدی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ برائے سی ایم، چار یوم، 31 دسمبر 2024 تا 3 جنوری 2025؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، مشیر برائے سی ایم، آج کے لئے؛ جناب فخر جہان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میں سپیکر گیلری میں بیٹھی ہوئیں اپنی بہنوں کو جو مانسہرہ سے اس اجلاس کو دیکھنے کے لئے آئی ہیں، ان کو ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) جی کنڈی صاحب۔

صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر بحث (جاری)

(بحوالہ تحریک التواء نمبر 17)

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ ہم نے گزارش کی آپ سے کل بھی کافی ہمارے معزز اراکین نے بات کی اور آپ نے جس طریقے سے آج آئی جی صاحب کو بلا کر ان سے Presentation لی اور ہماری کم و بیش ایک تین گھنٹے کی مفصل گفتگو رہی اس خیبر پختونخوا کے حوالے سے اور جو ہمارے

Colleagues نہیں تھے وہ بھی آج بیٹھے ہیں، میرے میڈیا کے ساتھی بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری گفتگو کا محور کل بھی اور آج بھی یہی ہے، میں ذاتی طور پہ جب اپنے حلقے میں جاتا ہوں تو ابھی مجھ سے لوگ ترقیاتی سکیموں کی ڈیمانڈ نہیں کرتے، وہ روایتی سیاست جس میں ہم سے لوگ قانون سازی کی بات کرتے تھے، جس میں ہم سے واٹر سپلائی سکیموں کا ڈیمانڈ کرتے تھے، جس میں بجلی، کھمبے، ٹرانسفر کا ڈیمانڈ کرتے تھے، آج وہ صرف One liner ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہماری زندگی کا تحفظ کون دے گا؟ اور شاید میں اگر غلط نہ ہوں تو یہ سوال غالباً ہر ہمارے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران سے ہو رہا ہے، خیبر پختونخوا کے چار کروڑ لوگ اس ایوان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ہماری زندگی کا تحفظ کس طریقے سے ریاست کی جو ذمہ داری ہے وہ پوری کی جائے گی؟ جناب سپیکر، ہمیں اپنی کارکردگی کو بھی دیکھنا پڑے گا اور یہ ایوان جس کو ہم کہتے ہیں بالادست ہے، اس کی بالادستی کو اور اس کی اتھارٹی کو آپ کو Being a custodian of the House exercise کرانا پڑے گا جس طرح آج آپ نے حکم جاری کیا اور آئی جی صاحب اور ان کی ٹیم آئی اور تین گھنٹے کی جو مفصل بریفنگ رہی، میرے خیال میں اس میں کافی سوالات کے جوابات ملے اور کافی سوالات نے جنم لیا اور جس مدبرانہ طریقے سے اور حکمت کے ساتھ آپ نے اس میٹنگ کو آگے بھی Continued کیا اور کہا کہ مطلب ہے Liaison ہوگا تاکہ ہمیں اس سوال کا جواب جو ہماری ریاست خیبر پختونخوا کے لوگوں کی زندگی کا تحفظ کس طرح یقینی بنائے گی؟ سپیکر صاحب، جب سے پاکستان بنا اور بانیان پاکستان نے جس فلاحی ریاست کا وعدہ ہم سے کیا تھا، میرے خیال میں آج اگر ہم Analyse کریں تو ہم اس سے کافی دور جا چکے ہیں اور وہ بنیادی سوال آج خیبر پختونخوا کا ہر شہری، چاہے وہ چترال سے لے کر وزیرستان تک کا ہے، وہ ہم سے پوچھ رہا ہے کہ جو چالیس سال سے یہ خیبر پختونخوا آگ کی بھٹی میں دھکیل دیا گیا ہے اور ہم فرنٹ لائن کی لڑائی لڑ رہے ہیں، ہمارے لوگوں نے اس ریاست کی خوشحالی کی خاطر، سالمیت کی خاطر، ملک کی خاطر قربانیاں دیں اور جنگیں لڑیں حالانکہ ہمارے لوگ اس جنگ کے خلاف تھے، ہمارے سیاستدان، ہمارے بڑے اس وقت بھی کہتے تھے یہ جنگیں پرائی جنگیں ہیں اور ہمیں وہ آزادی نہیں چاہیئے جس کی بنیاد جنگ پہ ہو لیکن اس کے باوجود بھی اس ملک کی خوشحالی کی خاطر، تحفظ کی خاطر، سالمیت کی خاطر، حاکمیت کی خاطر ہم نے جنگیں لڑیں لیکن میں آج اس ایوان سے سوال کرتا ہوں سپیکر صاحب، پہلے بھی ہم یہ سوال کرتے رہے ہیں، پارٹی سیاست سے بالاتر ہو کر ہمیں آج سوچنا پڑے گا کہ آخر یہ مسلح لوگ، میں نے پچھلی دفعہ بھی یہی بات بار بار کی ہے، چاہے جو بھی جماعت کے لوگ اس کو لائے، چاہے جس ادارے کے لوگوں نے بھی اس کو سپورٹ کیا، ہمیں بیٹھنا پڑے گا، میری تجویز Truth and reconciliation کی، تو آئیں اور ان حقیقتوں کی طرف جائیں، جب ایک آپریشن کے نام پہ ان علاقوں کو صاف کیا گیا تھا، اس کے بعد یہ مسلح لوگ کون لائے؟ کن کی سپورٹ سے یہ دوبارہ آباد ہوئے اور کن لوگوں نے ان کی آبادکاری کے ایگریمنٹس کئے تھے؟ جناب سپیکر، جب تک ان کو کٹہرے میں نہیں لایا جائے گا، یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا، آپ جتنی بھی میٹنگ کر لیں، آپ جتنے بھی آپریشنز کر لیں جناب سپیکر، میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں، یہ میڈیا کے میرے ساتھی بھی بیٹھے ہیں، 2014 میں اس ریاست نے آپ کے بچوں سے جس جبر سے قربانی لی، اساتذہ

شہید ہوئے، مستورات شہید ہوئیں، بچے شہید ہوئے اور اس ریاست کے ہر ادارے نے یہاں پشاور میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا تھا، نیشنل ایکشن پلان، میرے خیال میں وہ نیشنل ایکشن پلان نہیں تھا بلکہ اس کا نام تھا No Action Plan تھا، کدھر ہے آپ کا وہ 2014 کا نیشنل ایکشن پلان جس میں تمام سیاسی جماعتیں شامل تھیں اور آپ نے کہا تھا کہ ہم Writ of the government کو Ensure کرائیں گے، اگر روایتی طور پہ عدلیہ میں وہ کیسز منطقی انجام تک نہیں پہنچے، آپ نے ملٹری کورٹس بنادیں لیکن آج خیبر پختونخوا کا ہر شہری اور وہ متاثرین اور وہ شہیدوں کے وارث ہم سے سوال کرتے ہیں، دس سال بعد کہ آپ ہمیں بتائیں، آپ نے ہمارے مجرموں کو Indentify کیا؟ جناب سپیکر، اگر اس پہ بات کریں تو بہت لمبی جائے گی، بہت لمبی مفصل بات ہو سکتی ہے، اس ملک میں قانون کی حاکمیت نہ ہونے کی وجہ سے، میں تو پہلے بھی چوبیس وزیراعظموں کی کہانی آپ کے سامنے گوش گزار کر چکا ہوں، ایسا بھی کوئی بد قسمت ملک ہو سکتا ہے جس میں چوبیس منتخب وزیراعظم آئے ہوں اور کوئی بھی اپنا وقت پورا نہ کر سکا ہو اور دس سے گیارہ سال تو اس طاقت کی تکون میں وزیراعظم کی کرسی ہی نہیں تھی، جب آمر یہاں پہ براجمان تھے۔ سپیکر صاحب، لمبی کہانی ہے لیکن میں صرف تجویز اپنے اس ہاؤس کے Colleagues کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ خدارا جو مجھے اس کا ہر حل نظر آتا ہے، اس ملک میں ہمیں اپنے معیار کو بڑھانا پڑے گا، ہمیں اپنی کارکردگی پر سوچنا پڑے گا، اس حکومت کے آگے سوال ہم چھوڑ کر جا رہے ہیں، اس میڈیا کے آگے سوال چھوڑ کر جا رہے ہیں، ان سوالوں پہ غور کرنا پڑے گا۔ جناب سپیکر، جس صوبے میں ہماری گورننس کی یہ حالت ہو کہ آپ کے 55 لاکھ بچے آج سکول سے باہر ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم نے ایجوکیشن ایمرجنسی لگائی ہے اور یہ وہ بد قسمت ملک ہے جس میں پولیو کے 65 کیسز ہیں جن میں خیبر پختونخوا کے کم و بیش 20 کیسز ہیں، یہ آپ کی گورننس ہے، 40 ہزار بلدیاتی نمائندے دربدر پھر رہے ہیں، روز احتجاج کر رہے ہیں جس کے لئے آپ نے اس ایوان سے ایکٹ پاس کیا تھا، خدارا اگر ان کو آپ بغیر تنخواہ کے اپنی فوج تصور کر لیں، ان سے کام لیں، 40 ہزار لوگ یہ کم از کم ان سے صفائی کروالیں، کچھ تو کروالیں، اس حکومت کو کوئی ہوش نہیں ہے ان کے بارے میں، ان کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ کو یاد ہو، آپ کی سربراہی میں میں نے یہاں پہ تجویز دی تھی کہ آپ ان کو عشر وزکواۃ کے By default ویلج کونسل کے چیئرمینوں کو بنالیں لیکن میری بد قسمتی یہ تھی کہ اس وقت ارشد ایوب صاحب یہاں پہ موجود نہیں تھے اور حکومت نے اس کو اتنا Resist کیا کہ شاید میں ان کو کوئی سونے کا خزانہ دینا چاہ رہا تھا، ان کے پی ٹی آئی کے ویلج کونسل کے چیئرمین ہیں، اتنی بھی بد قسمتی ہوگی سپیکر صاحب، مجھے بتائیں ہمیں اپنے گریبان میں بھی دیکھنا پڑے گا، اگر ہم کسی اور پہ سوال کریں گے تو ہماری گورننس کی کیا کارکردگی ہے؟ Being a legislator ہم کیا کر رہے ہیں؟ پندرہ سال سے آپ کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا آڈٹ نہیں ہوا سپیکر صاحب، پندرہ سال سے اور ہم دوسروں پر تنقید کرتے ہیں، تو اس کو ٹھیک کرنا چاہیئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ وہ سوالات ہیں جو اس صوبائی حکومت کے آگے ہم چھوڑ کر جا رہے ہیں اور ہمیں توقع ہے کہ ہم ہمیشہ ان کو نشاندہی کرتے ہیں تو خدارا ان چیزوں کی طرف آپ گوش گزار کریں، وہ 55 لاکھ چلڈرن جو Out of school ہیں، 19 علمی درسگاہوں میں ہمارے VCs

نہیں ہیں، اختیار لینے پہ تو آپ تلے ہوئے ہیں کہ ہمیں سارا اختیار دے دو لیکن جو اختیار آپ کے پاس ہے، اس Domain میں آپ کیا کر رہے ہیں؟ سپیکر صاحب، آج بھی یہ میٹنگ میں ڈسکس ہوا کہ این ایف سی میں ہمیں One percent war on terror میں ہماری صوبائی حکومت کو ملتا ہے تو میرا سوال آج بھی تاریخ کا حصہ ہے کہ چودہ سالوں میں ہمیں 500 ارب روپے ملے، 500 ارب روپے War on terror، ہم مانتے ہیں کہ یہ صوبائی حکومت کا Domain ہے، وہ یہ جہاں پہ اس کو استعمال کرنا چاہے کرے لیکن آپ نے اپنی پولیس کو کھڑا کرنے میں کیا کردار ادا کیا؟ آپ بتائیں ان 500 ارب میں آپ نے ان کو کتنا پیسہ دیا؟ آج وہ پولیس جس کے فرائض میں صرف Policing شامل تھی، آج آپ اس کو دہشت گردوں کے خلاف لڑا رہے ہیں، سب سے کم تنخواہ خیبر پختونخوا پولیس کی ہے۔ سپیکر صاحب، آپ پاکستان میں Comparison کر لیں اور اس صوبے میں جس کو War on terror میں این ایف سی کا ایک پرسنٹ ملتا رہا ہے Un divisible pool سے 500 ارب میں سے آپ نے کیا اقدامات کئے ہیں، آپ مجھے بتائیں، یہ وہ سوالات ہیں جو ہم آپ کے اس حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، جس معاشرے میں سوال کرنے کا خوف نہیں ہوتا ادھر ترقی ہوتی ہے اور اس حکومت میں جو سوال کرتا ہے تو اس کو یہ منسٹریوں سے فارغ کر دیتے ہیں، ایک منسٹر نے سوال اٹھایا کہ ریلیزز پہ پیسے لیے جاتے ہیں، کس کو پتہ نہیں ہے، یہ ہماری گورننس ہے، اگر یہ گورننس رہے گی تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم اداروں سے کیا سوال کریں گے، آپ کی کیا صلاحیت ہے اور معیار ہے؟ جناب سپیکر، آج ٹھیکیداروں کا بازار گرم ہے، Percentage لی جاتی ہے اور ریلیزز دی جاتی ہے Certified liability کے Against اور آپ پندرہ سالوں سے آڈٹ نہیں کروا رہے ہیں، تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ وہ سوالات ہیں جن کے اوپر بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ آج آپ دیکھ لیں صوبائی حکومت کی جو حالت ہے کہ کرم میں، روڈ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہم کھلوا نہیں سکتے اور دعوے ہمارے بڑے بڑے ہیں کہ ہم تبدیلی کرنے جا رہے ہیں، ہم ریاست مدینہ بنانے جا رہے ہیں، ان بچوں کی شہادت آج اس صوبائی حکومت کے ہاتھ میں تھی، یہ صوبائی حکومت ذمہ دار ہے۔ جناب سپیکر، لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ زمینی تنازعہ ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ فرقہ وارانہ معاملہ ہے، میں تو یہ گوش گزار کروں گا کہ یہ انسانی المیہ ہے، انسانی المیہ، نومولود بچے خوراک کی کمی کی وجہ سے اور دوائیوں کی کمی کی وجہ سے وہاں شہید ہوئے، گورنمنٹ کی Writ نہیں تھی کیونکہ گورنمنٹ جو تھی اس کی توانائیاں کہیں اور استعمال ہو رہی تھیں، تو خدارا ہم نے پہلے بھی ان کو کہا اس صوبے کے مسائل ان کے سامنے رکھ دیئے ہیں کہ اس صوبے پہ رحم کریں، آج چار کروڑ لوگ ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ ہماری زندگی کی ضمانت کون دے گا؟ ہمارا صوبہ تشدد کے لئے Tear gas خرید کر، Guns خرید کر اسلام آباد پہ چڑھائی کر رہا ہے، جناب سپیکر، ہمیں اختلاف رائے کے آداب بھی سکھانے پڑیں گے، اس کے بغیر یہ سیاست جس طریقے سے کرنے جا رہے ہیں یہ بڑی پر تشدد ہے اور اس کا انجام خیبر پختونخوا کے لوگ بھگتیں گے۔ سپیکر صاحب، یہ میری تجاویز ہیں اور میں آخر میں یہی کہوں گا کہ ہمیں ہمیشہ آپ کی اس کرسی سے ریلیف کی توقع رہی ہے اور ہم نے جب بھی اجتماعیت کی بنیاد پہ فیصلے کئے ہیں تو الحمد للہ ان کے نتیجے آپ کے سامنے ہیں اور جس طریقے سے لاء اینڈ آرڈر کے اوپر آج آپ دیکھ لیں، کرم میں

آگ لگی ہوئی ہے، آپ آج کل کے ان دو تین دنوں کے واقعات دیکھ لیں، ڈی آئی خان کی پولیس کے ساتھی شہید ہوئے، درابن چیک پوسٹ میں لوگ شہید ہوئے، بنوں میں لوگ شہید ہوئے، لکی میں لوگ شہید ہو رہے ہیں، ہماری سیکیورٹی فورسز کے لوگ شہید ہو رہے ہیں، جناب سپیکر، ہمیں اسی Working relation میں رہ کر کام کرنے ہیں۔ میں آخر میں آپ کو یہی تجاویز دوں گا، جس طریقے سے آپ نے Take up کیا لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن کے اوپر، یہ سلسلہ منطقی انجام تک پہنچنا چاہیئے، ایک تو ہمیں اس ہاؤس کے رولز میں ترمیم کرنی چاہیئے، جناب سپیکر، اس وقت صوبے کا سب سے بڑا مسئلہ One liner اس ٹائم سیکیورٹی ہے، میں تو تجویز دوں گا کہ آپ اپنے Rules of Business میں تمام ہاؤس سے Consensus لے لیں کیونکہ یہ مسئلہ آپ کا سالوں سال رہے گا، تو سیکورٹی کمیٹی کے نام پہ ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام سیکورٹی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ کوئی بھی کام کریں، کوئی بھی عمل کریں وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے آگے آکر اس سے باقاعدہ Consent لے گی۔ جناب سپیکر، میں یہ آپ کو تجویز دے رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس ہاؤس میں مجھ سے بہتر لوگ اپنے Collective wisdom سے سیکورٹی کے حوالے سے تجاویز دیں گے اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ خیبر پختونخوا کے لوگوں کو تحفظ دلانے میں کامیاب ہوں گے۔ میں آخر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ ناچیز کو یہ وقت دیا اور میری رائے کا احترام کیا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، کنڈی صاحب! آپ نے دو نکتے اٹھائے ہیں، آپ نے ایک تو سیکورٹی کے حوالے سے ایک کمیٹی کی بات کی ہے، ویسے بھی پچھلی مرتبہ بھی ہم نے Rules of Business پہ کافی کام کیا تھا، ابھی پھر اس کو Review کرنے جا رہے ہیں، میرا خیال ہے آپ اس کمیٹی میں موجود ہیں، تو پھر ہم اس میں ترمیم لے آئیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ نئی کمیٹی ہم اس ہاؤس کی Approval کے ساتھ Induct کر دیں گے اور دوسرا جناب ارشد ایوب خان صاحب، آنریبل منسٹر لوکل گورنمنٹ، یہ جو کنڈی صاحب نے Point out کیا کہ پندرہ سالوں سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا جو آڈٹ ہے وہ پینڈنگ ہے، اب لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت جس ادارے نے بھی اس کا آڈٹ کرنا ہے تو Kindly ان کو آپ یہ ڈائریکشن دیں کہ وہ جلد سے جلد اس کا آڈٹ کریں اور آپ کو اس کی رپورٹ پیش کریں اور بعد میں ہم اسے ہاؤس میں Lay کر دیں۔ ٹھیک ہے جی۔ جناب ارشد ایوب خان! آپ اس پہ Comment کر لیں۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): تھینک یو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی رپورٹ آپ کے پاس ہی آئے گی پھر آپ ہمیں بتا دیں گے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: بالکل ٹھیک ہے جی۔ سپیکر صاحب، پہلے تو میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ایک Special initiative لیا ہے اپوزیشن اور گورنمنٹ سائڈ پہ دونوں بینچز کو ملا کر آپ نے لاء اینڈ آرڈر کمیٹی کی تشکیل کی، اور لاء اینڈ آرڈر کی کمیٹی کو میں بالکل کنڈی صاحب کے ساتھ ادھر Agree بھی کرتا ہوں، ابھی سب سے بڑا ایشو ہمارے اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر اور اگر کوئی کہے کہ اس کو ایک دن میں یہ ڈیویلپ ہو گیا

ہے، یہ بھی درست بات نہیں ہو گی کہ یہ سالوں سال کا قصہ ہے، یہ اس وقت سے شروع ہوا ہے جب افغانستان سے Soviet کی Invasion ہوئی، اس وقت یہی مختلف ادارے تھے، باہر کی قوتیں تھیں جنہوں نے مجاہدین بنائے اور ان کو افغانستان بھجوایا گیا، ہمارے کافی سارے پاکستانی بھی ادھر جہاد کرنے گئے، وہ قصہ آٹھ دس سال لگا رہا، پھر وہ ختم ہوا، پھر ایک نیا Phenomenon بنایا گیا وہ بھی بیرونی فورسز کی مداخلت سے جس کو آپ طالبان کہتے ہیں، پھر ان کو سپورٹ کیا گیا، بنایا گیا، Nurture کیا گیا، کچھ عرصہ وہ سلسلہ چلتا رہا اور Worldwide international events سے کہ Nine eleven (9/11) آیا، Nine eleven میں Twin towers پر جو حملہ کرنے والے تھے وہ افغانی لوگ نہیں تھے، وہ کچھ اور ملکوں سے تھے لیکن دنیا کی سب سے بڑی بڑی طاقتوں نے مل کر سب نے ہمارے Neighboring country افغانستان ہے اس پہ حملہ کر دیا، وہ سارا Narrative change ہو گیا، جہادیوں کا Change ہو گیا، طالبانوں کا Change ہو گیا اور بالکل ایک نیا Narrative بنایا گیا، تو یہ وہی تسلسل ہے جو چلتا آیا، اگر ہمارے Neighboring ملک افغانستان میں جب تک امن نہیں آئے گا، کسی قوم کی حکومت نہیں آئے گی، کوئی نیا نظام ادھر نہیں آئے گا، تو ہمارے صوبے میں ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ جناب سپیکر، ابھی ادھر کنڈی صاحب نے یہ بھی بات کی کہ کچھ عرصہ پہلے تعین کیا جائے کہ کس حکومتی ادارے نے، کون Responsible تھا؟ ان کو Responsible ٹھہرایا جائے، ان پہ الزام لگایا جائے، ان کے خلاف کارروائی کی جائے جن لوگوں نے ہمارے صوبے میں ان دہشتگردوں کو واپس لایا، تو کنڈی صاحب کو مجھ سے بہتر علم ہے، ادھر تمام ممبران کو علم ہے کہ یہ سارے فیصلے کدھر ہوتے ہیں، فیصلہ ہوا، فیصلے اچھے بھی ہوتے ہیں اور فیصلے غلط بھی ہوتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ اس وقت درست نہیں تھا، یہ اچھا پلان نہیں تھا جناب سپیکر، یہ سلسلہ شروع ہو گیا، ہماری ابھی صرف ایک سال سے حکومت آئی ہے، سوا سال ادھر سارا Care taker setup تھا، اس میں تمام وہ ہمارے جو اپوزیشن کے ممبران بیٹھے ہیں، ان کی پارٹیوں کے نمائندے تھے، کابینہ میں تھے، چیف منسٹرز تھے، انہوں نے Proper حکومت چلائی حالانکہ ان کا مینڈیٹ بھی نہیں تھا اور عدالتی فیصلہ ہوا تھا کہ 90 دن کے اندر الیکشن کراؤ، اس فیصلے کو بھی کسی نے نہیں مانا اور وہ جو Tenure تھا Care taker کا، اس کو سوا سال لٹکایا گیا اور اس میں بڑے بڑے کام ہوئے ہیں، یہ ہم ان شاء اللہ آنے والے اسمبلی سیشنز میں لائیں گے، ساڑھے سولہ ہزار بھرتیاں ہوئی ہیں، کون کرتے رہے، وہ لوگ کون کون سی پارٹیوں کے نمائندے تھے جو اس کابینہ میں بیٹھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کئے ہیں اور کافی ایسے کام ہوئے ہیں جن میں Care taker government کا مینڈیٹ ہی نہیں تھا اور اس کے باوجود کام ہوئے ہیں، یہ سارے ایسے اعمال جو ہوئے ہیں ان شاء اللہ ہم اپنی اسمبلی میں لائیں گے اور اس کو اسمبلی میں Through Act ہم ختم کروائیں گے ان شاء اللہ، آگے آ جائیں، کنڈی صاحب نے ادھر لوکل گورنمنٹ کی بات کی، لوکل گورنمنٹ کا ایک لوکل فنڈ آڈٹ بھی ہوتا ہے، ہمارے محکمے میں تقریباً 85 آفیسرز فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ہیں، انٹرنل آڈٹ ہوتا ہے وہ جس طرح کام کرتے ہیں تو اس میں مجھے بھی تسلی نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ایک بہتر Check and balance ہو، میں ان سے Totally agree کرتا ہوں کہ پندرہ سالوں

سے، میں تو کہتا ہوں کہ جتنے بھی سالوں کاآڈٹ نہیں ہواان شاءاللہ ہم وہ آڈٹ کروائیں گے اور Third party سے کروائیں گے تاکہ کسی کو کسی پہ اعتراض نہ رہے اور ان شاءاللہ وہ رپورٹ ہم اسمبلی کو Submit کریں گے۔ جناب سپیکر، ابھی اختیارات کی بات کرتے ہیں، تین سال پہلے جو لوکل گورنمنٹ کا الیکشن ہوا، سپیکر صاحب، آپ کی توجہ چاہیئے، تین سال پہلے جو ہمارا لوکل باڈیز کا الیکشن ہوا، وہ حالات بھی آپ کو پتہ ہے کہ کس طرح الیکشن ہوا؟ اس میں ہماری گورنمنٹ چاہتی تھی کہ تھوڑے بہت ہم اپنے ایکٹس کو زیادہ مضبوط کر سکیں مگر اس دوران اپوزیشن ممبرز ہمارے اس وقت عدالت گئے اور عدالتی ایک فیصلہ آیا کہ الیکشن آپ کرائیں ہی کرائیں، دو فیزز میں الیکشن ہوئے اور میں بالکل ادھر سمجھتا ہوں کہ اس وقت الیکشنز اگر ہم نے کرائے تو ہمیں جو اختیارات اور جو وعدے ہمارے ایکٹس میں جو ہم نے کئے تھے، وہ پورے کرنے چاہیئے تھے۔ جناب سپیکر، الیکشن کا ایک سلسلہ شروع ہوا، ایک سال ہماری حکومت رہی جس میں لوکل گورنمنٹ کا سلسلہ شروع ہوا، ہمارے پرائم منسٹر عمران خان صاحب کو ایک غلط طریقے سے، ایک Manipulation کے Through، ایک سازش کے Through ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لائی گئی اور ان کو پرائم منسٹر شپ سے اور ہماری حکومت کو فارغ کیا گیا، یہ وہی ٹائم تھا جس وقت ہمارے نئے نئے الیکشنز ہوئے تھے لوکل گورنمنٹ کے، ہماری تو سنٹر میں حکومت ختم ہو گئی، جو ہمارا حق بنتا تھا این ایف سی میں، وہ ہمیں کچھ ملتا رہا اور نٹ ہائیڈل پرافٹ ہمارا اصل حق ہے جس کا ابھی بیلنس کچھ 1600 ارب پہ چلا گیا ہے، 1600 ارب، پھر انہوں نے جو پی ڈی ایم کی حکومت آئی سنٹرل گورنمنٹ میں، تو تقریباً ہماری فنڈنگ بند کر دی، میں پی ڈی ایم ون کی بات کر رہا ہوں اور اس کے بعد ہماری اسمبلیاں بھی ختم ہو گئیں، تو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ جو ان کو سپورٹ ملنی چاہیئے تھی وہ پہلے سال ان کو سپورٹ نہیں مل سکی، چلو ہم سے غلطی ہو گئی، ہماری مجبوریاں تھیں، ہمیں فنڈنگ نہیں دی گئی، ہمیں سنٹر کی طرف سے سپورٹ نہیں کیا گیا مگر کدھر تھی یہ Care taker government جس میں تمام اپوزیشن کے جو میرے بھائی ادھر بیٹھے ہیں، ان کے پارٹی ممبران ادھر ان کے عہدیداران اس کیبنٹ کا حصہ تھے، ان کو سپورٹ کرنا چاہیئے تھا، ایک سال ہوا ہے کہ ہم ابھی آئے ہیں، ہم نے کیا کیا ایک سال میں؟ بالکل توقعات تھیں، لوکل ممبران کی ہم سے بہت زیادہ توقعات تھیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ کہ ہمارا لیڈر جناب عمران خان صاحب اس سسٹم کو دل سے مانتا ہے، یہ عمران خان کے کہنے پہ اس وقت بھی الیکشنز کروائے گئے اور ان کی ایک خواہش تھی کہ ہمارا یہ پھلے پھولے لوکل گورنمنٹ کا نظام آئے جس طریقے سے یہ 8 فروری کے الیکشنز ہوئے، ہم سب اس سے بخوبی آگاہ ہیں کہ کس طرح الیکشنز ہوئے اور کیا ماحول تھا اور کس طرح یہ ہمارے تمام ممبرز، کن مشکلات سے انہوں نے کمپین کی اور اللہ نے ان کو سرخرو کیا، اللہ نے سرخرو کیا اور آج یہ ان اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں، بڑے مشکل حالات میں ہم سب آئے ہیں، آپ کے بشمول سپیکر صاحب! اب اسمبلیوں میں ہم آ گئے، وہی Tug of war جو 8 فروری کے الیکشنز سے پہلے تھا وہ ابھی بھی جاری ہے، اسی طرح جاری ہے، اسی طرح ہمارے جو دس مہینے ہوئے ہیں، تو اسی طرح کا رویہ ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی بھی رکھا ہوا ہے اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کو جتنا Financially squeeze کر سکتے ہو ان کو کرو، جب ہمارا پورا حق ہمیں نہیں ملے گا تو ہم نیچے لوکل گورنمنٹ

کو کس طرح سپورٹ کریں گے اور یہ جو ہمارے پی ٹی آئی کے اور اپوزیشن کے ممبران بیٹھے ہیں ان کو ہم کس طرح چلائیں گے؟ لیکن اس کے باوجود جو مسائل تھے، لوکل گورنمنٹ منسٹری میں کافی سارے Acts ہمارے بنے ہوئے تھے جس طرح کنڈی صاحب نے پیچھے بات کی کہ Acts بن جاتے ہیں، Rules of Business اور ریگولیشنز نہیں بنتے وہ ہم نے بنائے ہیں، ہماری ویلج کونسل کے کچھ چار ہزار سے اوپر ویلج چیئر مین ہیں، ان کا Honorarium ہم نے بڑھایا، ان کے آفسز کے کرایوں کا جو مسئلہ بیس ہزار کا تھا، اس کو تیس ہزار کیا، Honorarium ان کا بیس سے شاید تیس ہزار پہ ہم لے کے گئے، تحصیل چیئر مینوں کا Honorarium وہ بڑھایا، ہم نے ROBs ان کی جو ایسوسی ایشن ہے لوکل گورنمنٹ کی، ایک Proper association بنی ہوئی ہے، اس میں ہمارے پی ٹی آئی کے ممبران بھی ہیں اور اپوزیشن کے بھی ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر Mutual consent سے ان کی مرضی کے ROBs بنائے ہیں جو ان شاء اللہ جلد کابینہ میں آ جائیں گے اور اچھی بھلی Powers جو یہ چاہتے تھے ہم نے ان کو دیں، مرجڈ اضلاع میں 714 ویلج کونسلز ہیں، ہمارے سی ایم صاحب نے 35 کروڑ روپے کی رقم ادھر Allocate کی ہے، وہ ہماری سمری چلی گئی ہے، کسی دن بھی منظور ہو جائے گی، پانچ لاکھ کو ہر ویلج کونسل ضم اضلاع میں دیا جائے گا For sports events، یہ فیزز ہیں سپیکر صاحب، اور ان شاء اللہ ادھر تو ہم نے بلا تفریق Party line کوئی Follow نہیں کی کہ خواہ یہ اپوزیشن ہے یا خواہ وہ پی ٹی آئی کا، سب 714 ویلج کونسلز کو وہ اماؤنٹ ملے گی۔ ابھی آپ تحصیل گورنمنٹ کی طرف آ جائیں، 270 ملین، 270 نہیں بلکہ 2700 ملین، 2 ارب 70 کروڑ کی سمری منظور ہو گئی، پہلے فیز میں ہر ایک تحصیل کو پانچ کروڑ روپیہ جائے گا اور دس کروڑ روپیہ ڈویژن ہیڈ کوارٹر کو جائے گا جدھر ہمارے میئرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہ فیز ون ہے اور فیز ٹو میں اور تحصیلیں آئیں گی ان شاء اللہ اور میں یہ اپوزیشن کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ میں ان شاء اللہ جو ان کا حق بنتا ہے، ہم ان کو وہ حق پورا دیں گے۔ اپوزیشن کو یہ بھی پتہ ہو گا میرے بھائیوں کو، ہماری یہ کوشش تھی کہ PFC (Provincial Finance Commission) کو ہم Activate کریں لیکن وہ بھی نہیں ہوا تھا، ہم نے Through an Act of parliament وہ راستہ بھی کھولا اور ان شاء اللہ جو ان کا بیس پرسنٹ شیئر بنتا ہے PFC کا، ان شاء اللہ وہ ہم اس کو Activate کریں گے اور PFC کا یہ وہ شیئر ہے جو 2018-19 کے بعد نہیں ملا، تو ان شاء اللہ وہ بھی چلائیں گے جب حالات بہتر ہوں گے۔ جناب سپیکر، کنڈی صاحب کا اچھا ایک آئیڈیا تھا کہ ان کو بیت المال، شاہ صاحب کی منسٹری ہے سوشل ویلفیئر، کہ ان کو ادھر بھی نمائندگی دی جائے، تو ان شاء اللہ Upper level ضلع لیول پہ اور صوبائی لیول اور ڈویژن لیول پہ تو ممبرز کی Nomination ہو گئی ہے، تو جب یہ ان شاء اللہ نیچے Distribution کا فیز آئے گا، Data collection کا آئے گا تو میں آپ کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہم ضرور ان کو ان شاء اللہ ویلج کونسلز کو Involve کریں گے، بڑی اچھی بات ہے چالیس ہزار ممبرز ہیں، چالیس ہزار، ایک بہت بڑا نمبر ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں، ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اگر ان کا الیکشن کرایا تو ان کو ہمیں سپورٹ بھی کرنا پڑے گا اور ان شاء اللہ ہم ضرور کریں گے اور اس میں یہ میں اپوزیشن کی بات نہیں کر رہا ہوں،

اس میں ہمارے پاکستان تحریک انصاف کے بھی اتنے ہی لوگ ہیں، ان کے شاید تھوڑے بہت کچھ زیادہ ہوں مگر ہم نے ان کو سپورٹ کرنا ہے، جو Basic معاملات ہیں اور جو مشکلات ہیں جس طرح لوکل کونسلرز ان کو سمجھتے ہیں اور حل کر سکتے ہیں، اس طرح صوبائی اسمبلی یا نیشنل اسمبلی کے ممبرز بالکل نہیں کر سکتے، تو میرا ابھی ایک Firm belief ہے کہ ان کو مضبوط کرنا ہے، ان کو چلانا ہے، Protest یہ کرتے ہیں، ان کا حق بنتا ہے، جس طرح ہمارا حق بنتا ہے ہم Protest کرتے ہیں تو ان کا بھی حق بنتا ہے Protest کرنے کا، تو ان کے ساتھ وہ سلوک نہیں ہوگا جو ہمارے ساتھ ہوا ہے اسلام آباد میں اور پنجاب میں، تو ان شاء اللہ یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنے ان بلدیاتی نمائندوں کو Full support کریں گے اور جہاں تک آڈٹ کی بات ہے، میں پھر دوبارہ بات کرتا ہوں کہ Check and balance کسی بھی گورنمنٹ کے لئے Good governance انتہائی اہم ہے، ہونا چاہیئے اور ضرور ہونا چاہیئے اور یہ پندرہ سال کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہم تیس سال کا کراتے ہیں، ان شاء اللہ آپ کے لئے جتنا ہو سکتا ہے کراتے ہیں اور وہ رپورٹ ہم اسمبلی میں ان شاء اللہ پیش کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسٹر صاحب، میرا خیال ہے، یہ لوکل فنڈ آڈٹ نہیں کرے گا، ان کا آڈیٹر جنرل آف پاکستان ہی کرے گا۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> سر، آپ ڈائریکٹ کرو۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، آپ نے کرنا ہے۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> تھرڈ پارٹی سے ہم کرادیں گے، میرے خیال میں آڈیٹر جنرل بھی کرتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آڈیٹر جنرل کرتے ہیں مگر پھر کیوں یہ بیس سال سے نہیں ہوا، Kindly آپ Confirm کر لیں، میرا تو خیال نہیں کہ اتنا لمبا۔۔۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> کنڈی صاحب نے اگر فلور آف دی ہاؤس کہا ہے تو ان کو پتہ ہوگا، مجھے بھی اس کا علم نہیں ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> میری اس میں گزارش صرف یہ ہے کہ یہ پنجاب میں بھی، انہوں نے PC-II بنائی ہوئی ہے، PC-III ہوئی ہے For specific district جو گورنمنٹ کا جو آڈٹ ہے، یہ انٹرنل تو ہوتا ہے لیکن وہ PC کے پاس نہیں Lay ہوتا، اسمبلی میں وہ Lay نہیں ہوتا، میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ پندرہ سال کی جو آڈٹ کی آپ کی رپورٹیں ہیں وہ آپ اسمبلی میں Lay کریں اور سپیکر صاحب کے حوالے کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کنڈی صاحب، وہ قانونی اس کا دیکھ لیتے ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی بالکل۔

<u>جناب سپیکر:</u> قانون اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اس کے مطابق ہم عمل درآمد کریں گے۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> بالکل سر، آپ دیکھ لیں، اگر ہمارا ایکٹ یہ Allow کرتا ہے تو بالکل ہم کرائیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں ضرور لے جائیں اور .It should be open

جناب سپیکر: پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا یہ Domain نہیں ہے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: بالکل ٹھیک ہے جی، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: میجر صاحب، اپنا نواب انور زیب خان صاحب بات کرنا چاہتے تھے میجر صاحب، آپ پہلے، انور زیب خان، پہلے میجر صاحب بات کر لیں۔ (شور) ذرا بچا کر رکھیں، آپ اپنے آپ کو بچا کر رکھیں تھوڑی دیر۔ جناب میجر سجاد صاحب، آنریبل منسٹر۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریه جناب سپیکر۔ اول کنډی صاحب ته یو شعر ډالئی کوؤ چې:

زما د زړه دردونه دومره بې دليله نه دی

چې ستا د ستر ګو د بنړو په طریقه نه پوهیږی

جناب سپیکر، پچھلے دنوں چار پریس کانفرنسیں ہوئی ہیں، ایک پریس کانفرنس ہمارے وزیر دفاع خواجہ آصف صاحب نے کی ہے اور جب چار پریس کانفرنسیں آپ دیکھتے ہیں اور آپ ان کا متن دیکھتے ہیں کہ وہ بات کیا کر رہے ہیں، پھر آپ کو سمجھ آ جاتی ہے کہ ان سب میں کوئی نہ کوئی مماثلت ضرور ہے۔ احمد کنڈی صاحب کے، اپوزیشن کے یا اغیار کے جتنے بھی سوالات بنتے ہیں، ان سے ہمارا انکار نہیں ہے اور ہم بھی وہی سوالات اٹھا رہے ہیں جو یہ اٹھا رہے ہیں، خواجہ آصف نے پرسوں خود ہی کہا ہے کہ چالیس سال سے دہشت گردی ہو رہی ہے اور پھر انہوں نے ڈیکٹیٹرز کے نام لے کر کہا ہے کہ یہ انہی کی وجہ سے ہو رہا ہے اور پھر اپنے شہداء کا ذکر کیا، پاکستان کے شہداء کا، پاکستان کے شہری جو شہید ہوئے ہیں، پاکستان افواج کے جو ہمارے سپاہی شہید ہوئے ہیں، ہمارے آفیسرز شہید ہوئے ہیں، ہمارے پولیس کے اہلکار شہید ہوئے ہیں، ان سب کا ذکر کیا جس سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ جناب سپیکر، دوسری پریس کانفرنس دفاعی ادارے کے ترجمان نے کی اور انہوں نے بھی کچھ ایسی ہی بات کی جس کی مماثلت ملتی ہے وزیر دفاع کی پریس کانفرنس کے ساتھ، دہشت گردی کے ساتھ اور ایک مماثلت قائم کی اور تیسری پریس کانفرنس کی جناب سپیکر، طالبان کی حکومت کے ترجمان نے جو امارت اسلامی کے نام سے افغانستان پہ اس وقت حکومت کر رہی ہے، تیسری انہوں نے کی ہے اور جناب سپیکر، چوتھی پریس کانفرنس ہمارے آئی جی اسلام آباد نے کی ہے اور سب کا متن ایک ہی ہے، سب کی بات ایک ہی ہے اور سب کا رونا ایک ہی ہے اور آئی جی اسلام آباد اتنا چیخ چیخ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہا تھا کہ ہم نے افغانیوں کو یہ کرنا ہے، وہ کرنا ہے، فلاں کرنا ہے، جس طریقے سے سارا ملبہ ان کے اوپر ڈال دیا ہے۔ اب سوال ہمارا یہ بنتا ہے کہ یہ امارت اسلامیہ افغانستان والے جو پریس کانفرنسیں کر رہے ہیں اور انہوں نے ہمارے اوپر غګ (غږ) کیا ہے، حالانکہ غګ ان کو کن پر کرنا چاہیئے جنہوں نے ان کو ایجاد کیا ہے لیکن غګ انہوں نے ہمارے پاکستان کے عوام پہ کیا ہے۔ جناب سپیکر، آپ جب ان کا بیان سنیں گے تو آپ خود ہی حیران ہو جائیں گے کہ اس میں عوام کا کیا قصور ہے؟ یہ تو اپنے ان آقاؤں سے پوچھیں جنہوں نے ان کو ایجاد کر کے اور بندوق

کے زور پہ انہوں نے افغانستان کی حکومت ان کے حوالے کی ہے اور پھر جو دفاعی ترجمان ہیں، انہوں نے سارا ملبہ پاکستان تحریک انصاف پہ ڈال دیا کہ پاکستان تحریک انصاف کے وقت میں یہ لوگ ادھر آئے ہیں اور ادھر آباد ہو گئے۔ جناب سپیکر، کوئی عجیب سی داستان ہے، ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے لیکن قصور صرف ہمارا ہے جناب سپیکر، قصور سارا پختونوں کا ہے اور یہ میں آج مان رہا ہوں، اپنی قوم سے بڑے احترام کے ساتھ وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ :

پښتانه لکه ډهولکۍ دي غږوي
اوچ لرګی دي ماتوي سوزوي
په دې نه دي چې جنګ کښې ګټه که تاوان دے
مړه کوئ جنګوئ جنګوئ

جناب سپیکر، ہمارا ہی قصور ہے کہ جب بھی کوئی بندہ آیا، ہمیں خریدا، جس نے چاہا اس کو خود کش بنالیا، ہم بن گئے، جس نے چاہا کہ یہ جو ہے ناں مجاہد بنیں، ہم بن گے، جس نے چاہا طالب بن جاؤ، ہم بن گے، جس نے جس طریقے سے ہمیں خریدا، ہم بن گے، تو قصور تو ہمارا ہو گیا۔ اب جناب سپیکر، ہم جس عقیدے کے ہیں، جو ہم کلمہ پڑھتے ہیں، آپ یقین کریں کہ قرآن پاک میں کہیں پہ بھی یہ نہیں لکھا ہے، جہاد کا بہت ذکر آیا ہے، وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ ، ہر جگہ پہ جہاد کا ذکر آیا ہے لیکن جناب سپیکر، قرآن میں ایک جگہ بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ جہاد پشتونوں سے شروع ہوگا، ایک جگہ پہ بھی یہ نہیں آیا ہے لیکن ہمارا کلمہ، ہمارا دین ہمارے ہی گلے اتار اجارہا ہے اور ہر جگہ ہم سے ہی جہاد شروع کیا جاتا ہے، کیوں ہم سے شروع کیا جاتا ہے؟ کیونکہ ہم بڑی آسانی کے ساتھ بک جاتے ہیں اور ہمیں بڑی آسانی کے ساتھ ایک طرف دھکیل دیا جاتا ہے جہاد کے نام پہ، اسلام کے نام پہ، عقیدے کے نام پہ، کلمے کے نام پہ۔ اصل مسئلہ ہمارے ساتھ ہے جب تک ہم اس کو اپنے ذہن میں، اپنے دل میں بات نہیں اتاریں گے کہ یہ جو میں کر رہا ہوں یہ ٹھیک کر رہا ہوں یا یہ غلط کر رہا ہوں؟ ہمارا حال یہ ہو گیا ہے، اپوزیشن والے 55 لاکھ سٹوڈنٹس کا سوچ رہے ہیں اور ان کا رونا رو رہے ہیں، ہم تو نسلوں سے اسی طرح چلے آرہے ہیں، آپ پندرہ سال کی بات کر رہے ہیں، ہمارا تو سن 47ء سے یہ حال ہے، آپ سیکیورٹی کی بات کر رہے ہیں، آپ کس سیکیورٹی کی بات کر رہے ہیں؟ کرم میں حالات بنے ہیں، یہ پورے پختونخوا صوبے میں جو حالات بنے ہیں، ہم نے کدھر بنائے ہیں بابا، کون کنٹرول کر رہا ہے؟ کدھر ہے کنٹرول؟ کس کے پاس ہے کنٹرول؟ ادارے کیا کر رہے ہیں؟ ادارے کدھر ہیں؟ یہ بارڈروں پہ ادارے یہ کس کے ہیں؟ او بھئی! جب فارم سینتالیس کی جعلی حکومت آئے گی، جب مینڈیٹ چوری ہوگا، جب اصل نمائندگی نہیں ہو گی تو پھر تو شہباز شریف بیٹھا ہو گا اوپر، یہ وہی شہباز شریف ہے جس نے اسامہ بن لادن کو خط لکھا تھا کہ پنجاب کو چھوڑ کر باقی جو کرتے ہو، کرو اور آپ کے جو خرچے ہیں ہم پوری کریں گے، جواب دیں ناں اس کا؟ اب اس بندے کو وزیر اعظم کی کرسی پہ بیٹھ کر میں اس سے کیا توقع کر سکتا ہوں، یہ کیسے میرا خیال رکھے گا؟ یہ کیسے پختونخوا کا خیال رکھے گا؟ جناب سپیکر، یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کی حکومت Default ہے، آپ لوگوں سے یہ جو ہے ناں سنبھالی نہیں جارہی ہے، ترقیاتی کام نہیں ہو رہا ہے، جناب سپیکر، آئل اینڈ گیس کمپنی کے اتنے زیادہ ہمارے فنڈز

ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور کمال کی بات ہے کہ ہماری وفاقی حکومت نے خود ہی اپنے اوپر کیس کیا ہوا ہے کہ رائیلٹی، تاکہ ہمیں دینی نہ پڑے اس صوبے کو، اپنے اوپر خود ہی کیس کیا ہوا ہے اور اس کو آگے پینڈنگ میں ڈالا ہوا ہے کہ اس پہ کیس چل رہا ہے، بھئی! کیس تو آپ نے ڈالا ہوا ہے، آپ ہی کیس ختم کریں، ہمیں اپنی رائیلٹی دیں، نہیں دیتے ہیں، افغانستان کے جہاد کے نام پر جناب سپیکر، اس وقت جب یہ ساری سیاسی جماعتیں اور سیاسی قائدین ان کو کہہ رہے تھے کہ یہ ہماری جنگ نہیں ہے تو ان کو غداری کے سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا، جناب سپیکر، جتنے بھی قوم پرست دنیا سے چلے گئے ہیں، غداری کا سرٹیفکیٹ لے کر جناب سپیکر، ان کے کچے کچے گھر رہ گئے ہیں اور جو سرٹیفکیٹ بانٹنے والے تھے غداری کے، تو ان تمام کے یورپ میں، امریکہ میں، آسٹریلیا میں ہر جگہ پہ جزیرے بھی ہیں، زمینیں بھی ہیں، گھر بھی ہیں، مکان بھی ہیں، بنگلے بھی ہیں، (تالیاں) اصل مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر، کہ ہم یہ معمولی سی سیاست کی خاطر ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا کہ ابھی اسی مدعا کو پکڑ لو کہ ادھر تیسری مرتبہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے تو بس اسی کو ہی رگڑتے جاؤ، رگڑتے جاؤ، جو بھی بات ہوتی ہے، اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ جو سپریم کمانڈر ہے آپ کی فوج کا، یہ تو آصف علی زرداری ہیں، صدر پاکستان ہیں، اب صدر پاکستان سے ہم ادھر سے سوال اٹھاتے ہیں کہ بحیثیت صدر، بحیثیت "سپریم کمانڈر آف آل آرمڈ فورسز" تم کرتے کیا ہو، کیا کام ہے تمہارا؟ کبھی آپ نے اداروں سے پوچھا ہے کہ یہ جو حالات بنے ہیں اس میں ہمارا کیا Role ہے، ہماری صوبائی حکومت کا کیا Role ہے؟ ہمیں اختیار کیا دیا گیا ہوا ہے اور یہ ہمیں وہ پیسے گنوا رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو پتہ نہیں ہے اتنے ارب Counter terrorism میں آپ لوگوں کو ملتا ہے، Anti terrorist activities کے لئے آپ لوگوں کو ملتا ہے، کدھر ملتا ہے ہمیں؟ ہمارے کھاتے میں لکھ کر ان ہی اداروں کو دیا جاتا ہے، ادارے ان سے اپنا خرچہ چلا رہے ہیں، ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ غلط کر رہے ہیں، اگر نیشنل ایکشن پلان میں کوئی چیز لکھی ہے تو بھئی! اداروں کو پیسے آپ خود دیں، ہمارے کھاتے میں ڈال کر ہمیں کیوں بدنام کرتے ہو؟ آپ دو جتنا چاہیں، جتنا وہ مانگیں آپ دے دیا کریں، ہماری تو ویسے بھی نہیں سنی جاتی، نہ ہم سے پوچھ کر دیتے ہو، آپ دے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمارے اکاؤنٹ میں لکھ کر نہ دیا کرو کہ یہ ہم نے خیبر پختونخوا کو دیا ہے، ہمیں کچھ بھی نہیں دیا ہے، دیتے بھی ہیں تو سیدھا ادھر ہی جاتا ہے، ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ اپنی ضد، انا اور سیاست چھوڑیں، حق اور سچ پہ آجائیں، وفاقی حکومت جعلی ہے، جو بھی ہے آپ لوگوں کی بیسا کھیوں پہ چل رہی ہے، سپریم کمانڈر بھی آپ کا ہے، آپ کا اگر دل کرے تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ سارے حالات ٹھیک ہو سکتے ہیں، اگر سپریم کمانڈر اپنا Role play کرے، اگرچہ یہ فارم سینتالیس کے ووٹوں سے بنا ہے لیکن بنا تو ہے ناں، بیٹھا ہوا ہے، ان کو کہیں، ان کو بٹھائیں، ہم ساتھ بیٹھتے ہیں، ہم بتاتے ہیں کہ کیا کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے؟ جناب سپیکر، یہ اس طرح کے الزامات لگا کر اپنے آپ کو سائڈ پہ کر کے کہ پولیو کے 65 کیسیز آئے ہیں، اس میں 20 خیبر پختونخواہ کے ہیں، میں تو کہتا ہوں اگر 20 ہیں تو میں تو سمجھ رہا تھا کہ 65 کے 65 ہمارے ہوں گے جب ہمارے پولیو ورکرز ادھر جا ہی نہیں سکتے ہیں، اس ایریا میں Operate ہی نہیں کر سکتے ہیں، تو کیسے ہو گا؟ کیسے لوگوں کے بچوں کو پولیو پلائیں گے؟ ہم

تو کبھی بھی جناب سپیکر، حقیقت سے منہ نہ موڑیں گے اور نہ ان کو موڑنے دیں گے، آئی جی اسلام آباد جس طریقے سے کہہ رہا تھا کہ ہم ڈھائی ملین لوگ اسلام آباد میں رہ رہے ہیں اور ابھی ہمارا ان شاءاللہ تعالیٰ ایک پرامن اسلام آباد ہوگا، ان کو شرم آنی چاہیئے اس طرح کی بات کرتے ہوئے، یہ 80ء کی دہائی میں ان کو یہ بات سوچنا چاہیئے تھی اور ہمارے پختونخوا کو آگے آگ میں نہ دھکیلیں، ہمارے بہت سارے پشتون ادھر بھی رہ رہے ہیں، ادھر بھی کاروبار کر رہے ہیں، ادھر بھی ہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے جس طریقے سے آپ گلا پھاڑ پھاڑ کر ادھر کہہ رہے ہیں کہ نکالو ان کو، یہ کونسا طریقہ ہے اور بار بار یہ بات کرنا کہ ہمارے اوپر بوجھ ہے، ہم نے ان کو پالا ہے، ہم نے یہ کیا ہے، جناب سپیکر، یہ بہت گندی باتیں ہیں، جہاد ہم نے کس کی ایماء پر کیا؟ پھر سوال تو بنتا ہے، پھر اس کا جواب کون دے گا؟ اور جناب سپیکر، کوئی عجیب سی باتیں ہیں، ایک عجیب سا، اور ایک اور سوال بنتا ہے، ہمارے خواجہ آصف یہ کہہ رہا ہے کہ دہشت گرد ہیں، طالبان یہ ہیں طالبان وہ ہیں، فلاں ہیں، اب ہماری ادھر ایک اور جماعت ہے پشتون تحفظ موومنٹ جس کو Ban کیا گیا تھا۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

<u>وزیر زراعت:</u> جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ خواجہ آصف بھی کہہ رہا ہے کہ طالبان دہشت گرد ہیں اور یہ جو Banned جماعت ہے جس کو Ban کر دیا گیا ہے، یہ بھی کہہ رہی ہے کہ دہشتگرد جماعت ہے طالبان کی، خواجہ آصف کہہ رہا ہے کہ ہم اس سے تنگ ہیں، ہمارا نقصان ہو رہا ہے، پی ٹی ایم والے بھی یہی بات کر رہے ہیں اور مجھے سمجھ یہ نہیں آ رہا ہے کہ اگر ان کی بات ایک ہے، ان کا مشن ایک ہے، ان کا متن ایک ہے تو پھر یہ ان کو گرفتار کیوں کر رہے ہیں؟ میں بحیثیت خٹک قوم کا نمائندہ، میں علی وزیر کے لئے آواز اٹھاؤں گا تاکہ کل کو وزیر قوم کا کوئی بھی بندہ میرے سامنے آئے، میری خٹک قوم کے سامنے آئے تو وہ کہے کہ علی وزیر کے لئے میں نے اسمبلی میں آواز اٹھائی تھی کہ اس کو رہا کیا جائے، کیوں؟ میں آج نہیں کہوں گا، کل کو وزیر قوم کا میرے اوپر خٹک قوم کے اوپر یہ حق رہے گا، میں یہ آواز اٹھاتا ہوں کہ ان کو کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے؟ یہ وہی بات کر رہا ہے جو ہمارا دفاعی ترجمان کر رہا ہے، یہ وہی بات کر رہا ہے جو ہمارا دفاعی وزیر کر رہا ہے، کوئی الٹی بات نہیں کر رہا ہے، اگر ہم اسی طرح پیچھے ہٹتے گئے، پیچھے ہٹتے گئے، اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ میں پیچھے ہٹ کر بچ جاؤں گا، کوئی نہیں بچے گا، جس دن موت آنی ہے موت آ کر رہے گی اور جس دن موت نہیں ہے، آپ کی رات قبر میں نہیں ہے، آپ کو قبر میں کوئی نہیں اتار سکتا اور میں آئی جی سے یہ پوچھ رہا ہوں، آئی جی اسلام آباد سے کہ آپ بات کرنے کا کوئی طریقہ سیکھ لو، پریس کانفرنس کرنے کا، جاہلوں کی طرح گلہ پھاڑ پھاڑ کر غیرت کو مت للکارا کرو، اگر شرم وحیا اور غیرت ہے تو امارت اسلامی والے کے ترجمان نے آپ کو چیلنج دیا ہے تو پھر آپ اس کو قبول کریں، کیوں اس طرح کرتے ہو؟ ان کے خلاف پھر بھی ہم کھڑے ہوں گے، پورے ڈیورنڈ لائن کا پشتونوں کا دفاع لیا ہوا ہے، پورے ڈیورنڈ لائن کو ہمیشہ سے، دہائیوں سے پشتونوں نے اس ڈیورنڈ لائن کو سنبھالا ہوا ہے اور پھر بھی ہم سنبھالیں گے، یہ پھر بھی اسلام آباد بھی رہے گا، ادھر چیخے گا، ادھر گلہ پھاڑے گا، ہماری وفاقی حکومت کو، ہماری فوج کے سپریم کمانڈر آصف علی زرداری کو یہ سوچنا چاہیئے کہ آئی جی اسلام آباد اور یہ

خواجہ آصف جیسے لوگوں کو قابو کریں اور ان کو تمیز سکھائیں کہ کسی قوم کے بارے میں اور ان کے رویئے کے بارے میں بات کرے تو ٹھیک ٹھاک بات کرے۔ جناب سپیکر، ہمارے پشتونوں نے کبھی بھی پاکستان کے دفاع میں کوئی کسر نہیں اٹھائی، سب سے پہلے صف اول کے سپاہی رہے ہیں اور ان شاء اللہ پھر بھی رہیں گے۔ پرسوں نثار باز کہہ رہا تھا کہ یہ جو ٹرائبل مرجڈ ایریاز ہیں، یہ تھرڈ کلاس سیٹیزن ہیں، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کہ ان کی کوئی کلاس ہی نہیں رکھی گئی ہے، تھرڈ کلاس ہوں پھر بھی پاکستان میں شمار ہوں گے، ان کی کوئی کلاس ہی نہیں ہے، کوئی تمیز ہی نہیں رکھی گئی ہے۔ جناب سپیکر، ہم سب سے پہلے اپنے تشخص کو قائم رکھنا چاہتے ہیں، اپنے تشخص کو ہم قائم کرکے اور پھر ہم پاکستان میں جب رہیں گے عزت کے ساتھ اور غیرت کے ساتھ، پھر ہمارے پاس امن آئے گا، جب ہم احساس کریں گے، ہم سب نے اکٹھا مل کر یہ Collective wisdom ہے اسمبلی کا، یہ Collective wisdom جانا چاہیئے آگے فیڈرل گورنمنٹ میں، فیڈرل اسمبلی میں، سینیٹ میں جانا چاہیئے، اس پہ ڈسکشن ہونی چاہیئے، اس طریقے سے نہیں کہ آئی جی اسلام آباد کمشنر اسلام آباد کے ساتھ بیٹھ کر ایک پریس کانفرنس کرے اور اس پہ سب لوگ فارن پالیسی بنالیں، کیا یہ ہماری فارن پالیسی ہے؟ کیا ہماری فارن پالیسی آئی جی اسلام آباد بنائے گا، کمشنر اسلام آباد بنائے گا فارن پالیسی؟ جناب سپیکر، یہ بارڈر سے اس پار کی بات کر رہا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا ہماری حکومتیں اتنی بے بس ہیں کہ کبھی آئی جی اسلام آباد کو آگے لگا دیتے ہیں، کبھی ڈی سی اسلام آباد کو آگے لگا دیتے ہیں اور ان سے ہمارے فیصلے کرواتے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ حیران ہوں گے کہ جس افغانستان کو ہم بہت پیچھے سمجھ رہے ہیں، انہوں نے اپنے جتنے بھی شہری ہیں، ان کے لئے ایک ٹریول ایڈوائزری جاری کی ہوئی ہے کہ اگر آپ پاکستان میں جاؤ گے تو اپنے Risk پہ جاؤ گے اور اپنا بہت احتیاط کرنا ہے، شاید آپ کو پتہ نہیں ہو، افغانستان نے ہمارے بارے میں ٹریول ایڈوائزری جاری کی ہوئی ہے کہ اگر پاکستان میں سفر کرنا ہو تو احتیاط کے ساتھ کریں، اپنا بہت خیال رکھنا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ہمارا حال ہے اور اس کو بنانے والے، ایجاد کرنے والے امریکی، سعودی اور انہیں باقی سارے اسلامی ممالک کو جہاد کے نام پر یکجا کرکے ہمارے پختو نخوا میں آئے اور پختو نخوا والوں کو آگے لڑوا دیا ہے اور ابھی تک ہم لڑ رہے ہیں اور ادھر ہم باتیں شروع کر دیتے ہیں کہ پی ٹی آئی کی تیسری بار حکومت ہے، آڈٹ نہیں ہوا، فلاں نہیں ہوا، بھئی! ہم زندہ رہیں گے تو آڈٹ ہوگا، وہ مرزا غالب نے کہا تھا:

ے ارے میاں ہمارا حال ہم سے کیا پوچھتے ہو
کچھ دن بعد ہمارے ہمسایوں سے پوچھ

یہ ہمارا حال ہے۔ ہے کوئی ایسی ہی بات جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کر نہیں آتی۔ جناب سپیکر، حالات ہمارے اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ہمیں لوگ طعنے دیتے ہیں حکومت کے نام پہ، سیاست کے نام پہ، قائدین کے نام پہ، نظریئے کے نام پہ اور ادھر ہماری نسلیں تباہ ہو رہی ہیں، ہمارا تشخص ختم ہو رہا ہے، ہماری غیرت اور عزت ختم ہو رہی ہے، آج تک ہمارے جتنے بھی بچے ہیں جن پر پچھلے دنوں بمباریاں ہوئی ہیں، یہ Terrorist attacks ہوئے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ان کے لئے ایک کمرہ بھی نہیں بچا ہے، سردیوں میں نقل مکانی ہو رہی ہے اور جناب سپیکر، میں

ایک بندے کو دیکھ رہا تھا اس کی سترہ بکریاں تھیں جو نقل مکانی کر رہا تھا، سترہ کی سترہ مر گئیں، انہوں نے کہا کہ ریاست نے ہمارے گھر چھین لئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہماری بکریاں بھی مار دیں، اب ایسے بندے غربت کی حالت میں کیا کریں گے؟ اور اگر ابھی بھی ہم جتنے بھی سیاسی لوگ ہیں، جتنے بھی یہ جرگے میں بیٹھے ہوئے ہیں، اسی طرح قومی اسمبلی جرگے میں بیٹھے ہوں گے، اسی طرح سینیٹ میں بیٹھے ہوں گے، اگر ہم یہ آواز نہیں اٹھائیں گے، جناب سپیکر، ٹھیک ہے آج یہ حالات جو ہمارے اوپر بنے ہیں، کل کو ان کے اوپر بھی بن جائیں گے، اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے اور میں یہ کہتا ہوں جہاد کرنے والوں سے میں اب سوال پوچھتا ہوں کہ بھئی! صرف ہمارے اوپر آپ کا جہاد ہوتا ہے، انڈیا میں جاؤ جہاد کرو، کشمیر میں جاؤ جہاد کرو، امریکہ میں جاؤ جہاد کرو، فلسطین میں جاؤ جہاد کرو، تم لوگوں کو جہاد کرنے کے لئے صرف ایک پختونخواہی ملا ہے، کلمہ پڑھ پڑھ کے، نمازیں پڑھ پڑھ کے، ذکر و فکر کر کر کے، تبلیغ میں جا کر وقت لگا لگا کر سفروں پہ گئے، ہر ملک میں ہم گئے، ہم تبلیغ کرتے ہیں، دعوت دیتے ہیں، لوگوں کو کلمے کی طرف بلاتے ہیں، کلمے کا متن سمجھاتے ہیں، کلمے کا کہتے ہیں کہ دل میں اتار دو، اللہ سے ہوتا ہے، اللہ کے علاوہ غیر سے کچھ بھی نہیں ہوتا، سارا دن پڑھ پڑھ کے پھر بھی جہاد ہمارے اوپر ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، اس جرگے کو بیٹھ کر سوچنا چاہیئے کہ کون سا ایسا طریقہ کار اختیار کریں تاکہ ہم بچ جائیں مزید تباہی سے، اگر ہم نے یہ سوچنا بند کر دیا اور صرف ذات تک محدود ہو گئے کہ چلو ہم تو فی الحال ٹھیک حالات میں ہیں، باقی مرجڈ ایریا کا جو بنے بنے، بنوں کا جو بنے، باجوڑ کا جو بنے، جناب سپیکر، یہ کیسی حکومت، ہم کیا کریں گے؟ اگر ہم نے مزید اس سوچ اور فکر کو ڈیویلپ نہیں کیا تو اس سے بھی ہمارے بڑے نقصانات ہو جائیں گے، اگر ہم کہتے ہیں کہ ساؤتھ وزیرستان والے، مکین والے، کانی گرم والے، باجوڑ والے، یہ سارے نقل مکانی کر رہے ہیں، تیراہ والے کر رہے ہیں، خیر ہے یہ ہو جائے اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا، تو جناب سپیکر، اس سے مسئلہ حل نہیں ہو گا، اس سے مسئلہ ہماری طرف آئے گا، پھر ایک دن ہم نے بوریا بستر اٹھا کر ہم جا رہے ہوں گے، آگے سے سب کو بتا دوں، اگر کسی کو پتہ نہیں ہو، دیکھا نہ ہو، تو آگے دریا سندھ ہے، آپ کو دریائے سندھ کے اس پار صرف کیمپ لگا کر دے سکتے ہیں کیمپ، جس طرح فلسطین میں کیمپ لگے ہوئے ہیں اس طرح کیمپ لگا کر آپ لوگوں کو دیں گے اور آپ لوگ سب اسی کیمپ میں رہیں گے، آپ کو انڈس پار جانے کی اجازت نہیں ہو گی کیونکہ آپ کے اندر جہاد والا Element ہے اور ان کا یہ بہت Valid argument ہو گا کہ ہمیں سندھ کے اس پار نہ جانے دیں، وہ کہیں گے کہ یہ شدت پسند ہیں، ہم تو ہیں، وہ کہیں گے یہ انتہا پسند ہیں، ہم تو ہیں، وہ کہیں گے ان میں خودکش ہیں، ہم تو ہیں، کہیں گے کہ ان میں طالبانائزیشن ہے، یہ Militancy کے ساتھ رہے ہوئے لوگ ہیں، یہ آگے جائیں گے تو پاکستان میں مسئلہ بنے گا۔ میں جناب سپیکر، یہ صحیح کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ ہمیں کیمپ لگا کر دے دیں، یہ ہمارا بہت Ideal solution ہے، اس پار ہمیں نہ دیں اس پار اور یہی پولیس والے ہمارے اوپر ڈیوٹی دیں گے کہ کہیں اس پار نہ چلے جائیں لیکن ہم پھر بھی نہیں بولتے، ہم بحیثیت اجتماعی طور پر جتنے بھی ہم بیٹھے ہیں جناب سپیکر، ہم اس قوم سے اور جن غریب لوگوں کا، معصوم لوگوں کا ووٹ لے کر ادھر آئے ہوئے ہیں، ہم انتہائی شرمندہ ہیں کہ ایسے حالات ہونے کے باوجود جہاں پر لوگوں کے گلے

کاٹے جارہے ہیں اور ہم یہاں پر بیٹھ کر ہم ایک دوسرے پہ کہ آپ کا آڈٹ نہیں ہوا، آپ کا یہ نہیں ہوا، آپ کا وہ نہیں ہوا، تو خدا کے بندے! ہم کن حالات سے گزر رہے ہیں؟ آپ جائیں ادھر وفاقی حکومت سے بات کریں، یہ سارے حالات ان کے پیدا کردہ ہیں، ہمارے نہیں ہیں اور کبھی کہتا ہے کہ بنوں پولیس والوں نے ہڑتال کی ہے، کبھی کہتے ہیں لکی والوں نے ہڑتال کی ہے، اوہ بابا! ہم پولیس والوں نے نہیں کی ہے، جنہوں نے کی ہے وہی ان کو سنبھالیں، ہم کیوں ان کو سنبھالیں۔ جناب سپیکر، گلبدین حکمت یار کی بہو کا آپ انٹرویو دیکھیں، وہ امریکہ میں ان کے بچے وغیرہ ہیں اور بیویاں اور بیٹیاں وغیرہ ساری جو ہے ناں امریکہ میں اور یہی گلبدین حکمت یار اس کا سخت خلاف ہے، بچیوں کی لڑکیوں کی تعلیم کے سخت خلاف، میں خوش ہوں کہ چلو گلبدین حکمت یار کے گھر میں بھی کوئی بچی پڑھ گئی ہے، اس کی بہو ایم فل کر گئی ہے یا پی ایچ ڈی کر گئی ہے، ہمیں کوئی اس پہ اعتراض نہیں، ہم خوش ہیں، بحیثیت پشتون میں خوش ہوں اس بات پر کہ اس کے گھر میں جو بچیاں ہیں کہ انہوں نے اتنی تعلیم حاصل کی ہے لیکن میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس گلبدین حکمت یار کے رویہ کی وجہ سے، اس کی کوششوں کی وجہ سے ہماری کتنی افغان بچیوں نے جو نہیں پڑھا، تو اس کا کیا بنے گا؟ جناب سپیکر، جب Russia ٹوٹ گیا، یہ سارے چلے گئے تو اس گلبدین حکمت یار نے ایک قوم پرست جماعت کے قائد سے کہا تھا کہ دیکھو ہم نے Russia کو کیسے بھگایا؟ تو اس نے آگے جواب دیا کہ جاؤ بازار میں دیکھ لو یہ جو عورتیں بھیک مانگ رہی ہیں، یہ کون ہیں؟ یہ Russian نہیں ہیں، یہ سارے آپ کے لوگ ہیں، تو جناب سپیکر، ہمیں سمجھ تب آئے گی جب ہم اس ساری حالت سے گزر جائیں گے اور ہمارا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، یہ دسمبر کا مہینہ ویسے بہت بھاری ہے، 16 دسمبر کو اے پی ایس کا واقعہ ہوا تھا، 22 دسمبر کو بشیر بلور کا واقعہ ہوا تھا، یکم دسمبر 2017 کو ایگریکلچر کمپلیکس پہ خودکش حملہ ہوا تھا، خودکش تو نہیں تھا دہشتگرد آگئے تھے چھ سات اور انہوں نے ہمارے آج چھ سات طلباء کو اور ایک چوکیدار کو مار دیا تھا، شہید کر دیا تھا، تو میں شکر ادا کرتا ہوں کہ آج 31 دسمبر ہے، اللہ خیر سے گزار لے تاکہ یہ دسمبر کا مہینہ گزر جائے، 16 دسمبر کو سقوط ڈھاکہ بھی ہوا تھا، سب کو پتہ ہے کہ کن اسباب سے ہوا ہے، یہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں، ساروں کے کچھ اسباب ہیں، بغیر اسباب کا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کے سامنے جس طرح کنڈی صاحب نے سوال رکھا ہے، میں بھی سوال رکھ کر جارہا ہوں کہ ان کو بتائیں کہ ہمیں آئین کی شقیں بتانے سے پہلے یہ آئین کی ایک شق جا کر اپنے سپریم کمانڈر آصف علی زرداری جو بحیثیت صدر پاکستان بیٹھا ہوا ہے، اس کو بتائیں کہ بھئی! آپ جدھر بھی جاتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھ لیں کہ آپ فوج کے اور عام فورسز کے سپریم کمانڈر ہیں اور یہ وزیراعظم اور یہ پوری کابینہ کو، خواجہ آصف کو، ان سب کو بٹھائیں اور افغانستان کے ترجمان کا جواب دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ آئی جی کا منہ بند کر دیں اور تیسری بات کہ یہ حالات ٹھیک کر دیں جو حالات بنے ہوئے ہیں، یہ ہمارے حالات نہیں بنے ہوئے ہیں، نہ ہم نے بنائے ہیں، نہ ہمارے بس کے ہیں، یہ جن کے ہیں ان کو پتہ ہے، تو یہ حالات ہمارے ٹھیک کر دیں۔ بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آج تو میجر صاحب بڑے فارم میں تھے ماشاءاللہ۔ جناب انور زیب خان۔

جناب انور زیب: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ قابل احترام سپیکر صاحب، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، لوگوں نے اس ایوان میں کل بھی حالات پہ بات کی اور آج بھی کی اور میں سپیشلی پورے ایوان کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج سپیشلی میٹنگ میں آئی جی اور ڈی آئی جی صاحبان کو بلایا اور ہمارے جو سوالات تھے، ہم نے اپنے سوالات ان کے سامنے رکھ دیئے اور ان کو سنا۔ سپیکر صاحب، قبائلیوں کے لئے اور خیبر پختونخوا کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، چالیس سالوں سے زیادہ عرصہ ہوا کہ ہمارے اوپر پورے خیبر پختونخوا کے اوپر اور پھر خاص کر قبائلی علاقہ جات کے اوپر جنگ کو مسلط کی گی تھی Russian war میں اور جب Russian war ہوئی تو وہ امریکہ اور ان کے اہلکار لوگ آئے اور ادھر انہوں نے مجاہدین کے نام پہ ایک ٹولہ بنایا، یہ یہی پختون تھے کہ انہوں نے مجاہدین بنایا اور Russia کے خلاف استعمال کیا، جب افغانستان سے Russia چلا گیا تو جب افغانستان میں American war ہوئی تو وہی مجاہدین اور وہی پختونوں کے اوپر انہوں نے دہشت گردی کا لیبل لگایا کہ یہ دہشت گرد ہیں اور چن چن کر ہر شہر میں، ہر گاؤں میں کسی پٹھان کو نہیں بخشا بلکہ میرا یہ بھی ایک کوسچن ہے کہ صرف Militancy میں ہم متاثر نہیں ہوئے ہیں، پختون جہاں بھی ہیں، خواہ وہ لاہور میں ہیں، خواہ وہ پنڈی میں ہیں، خواہ وہ کراچی میں ہیں، تو ان کے اوپر ہر جگہ دہشت گردی کے لیبل لگتے ہیں۔ 26 نومبر کو ہمارے نہتے ورکرز کو چن چن کر ڈی چوک میں مارا جا رہا تھا لیکن آج کل جو ہو رہا ہے، کیا ان کو پتہ نہیں ہے کہ یہ دہشت گرد کدھر سے آرہے ہیں؟ یہ دہشت گرد کون سنبھال رہے ہیں؟ کل نہیں پرسوں باجوڑ میں جو واقعہ ہوا سپیکر صاحب، دن کی روشنی میں انہوں نے اپنی چیک پوسٹیں خالی کروائیں اور ہماری چیک پوسٹوں کے اوپر وہی لوگ آگئے اور انہوں نے امارت اسلامی کا جھنڈا لہرایا، میرے پاس ویڈیو موجود ہے اور انہوں نے ادھر چیخیں ماریں کہ امارت اسلامی زندہ باد اور سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا علاقہ ہے، یہ علاقہ میرے حلقے سے ہے، بانڈہ ملا سید اس کا نام ہے، PK-20 میں آتا ہے، یہ کوئی بارڈر ایریا نہیں ہے سپیکر صاحب، یہ ایریا بالکل ہمارے حلقے کے بیچ میں ہے، کس طرح یہ لوگ آئے؟ آج انہوں نے بتایا آئی جی صاحب نے کہ تشکیلیں آتی ہیں اور ایک ایک تشکیل میں سولہ سولہ بندے ہوتے ہیں، سولہ سولہ نہیں، ادھر تو چار سو بندے آئے ہیں، چار سو بندے، اور آج تک اس چیک پوسٹ پر ان کا قبضہ ہے اور وہ بیٹھے ہیں، ان کا تو وہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں، یہ صرف ہمارے لئے تگڑے ہیں کہ جاؤ اور پی ٹی آئی کے کارکنوں کو چن چن کر گھروں سے نکالو، گلیوں سے نکالو، ان کو نشانہ بناؤ، ان کو حبس بے جا میں رکھو، کیا ان کا یہی ہے طریقہ کار؟ ان کو صرف یہ کام حوالہ ہوا ہے؟ جس کی بارڈر پر ذمہ داری تھی اور ہمارا اربوں روپے کا Fencing پر خرچہ آیا، Fencing لگا لیکن سارے قبائلی اس Fencing کے حق میں نہیں تھے کیونکہ ہمارے بھائی پار افغانستان میں بھی ہیں اور پاکستان والی سائڈ میں بھی ہیں، ہم چیخ رہے تھے لیکن انہوں نے یہ کہا کہ یہ سب کچھ امن کے لئے ہم کر رہے ہیں، ہم نے سوچا اور جرگہ کیا کہ چلو اگر

Fencing سے ہمارے علاقوں میں امن آتا ہے تو کوئی بات نہیں، یہ Fencing بھی لگائیں۔ تو میرا یہ کوئسچن ہے کہ یہ Fencing بھی آپ لوگوں نے لگا لیا اور آپ نے اربوں روپے اس پر خرچہ بھی کیا، ہماری ترقی پر تو ایک روپیہ کوئی نہیں لگاتا ہے، ادھر اربوں روپے خرچہ کیا اس لئے کہ ہمارے ملک کے اندر کوئی دہشت گرد، کوئی اسی طرح کے لوگ نہ آئیں، ابھی کدھر سے آتے ہیں سپیکر صاحب، یہ دہشت گرد؟ کون اس کو Facilitate کرتے ہیں؟ اور میں رات کو ایک ویڈیو دیکھ رہا تھا جس میں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے باڑ لگایا ہے اور پورے بارڈر کو ہم نے بند کروایا ہے، تو پار کے لوگ آئے تھے اور انہوں نے ٹرک کھڑے کئے تھے اور ان کے ساتھ وہ آ رہے جو Fencing کو کاٹ رہے تھے اور وہ ٹرکوں میں ڈال رہے تھے، تو کدھر ہیں یہ ہمارے بارڈر کے محافظین؟ کدھر تھے یہ اس ٹائم کہ وہ ہمارے باڑ کو کاٹ رہے تھے اور وہ ٹرکوں میں افغانستان لے جا رہے تھے؟ سپیکر صاحب، مجھے تو کوئی اندازہ نہیں ہے کہ ہم کب تک یہ جنازے اٹھاتے رہیں گے، ہمارے مشران 2008 سے لیکر، پہلے والے تو چھوڑیں، میں آج کی بات کرتا ہوں کہ ہمارے مشرانوں کو چن چن کر ان کو ٹارگٹ کیا، 2008 میں میرے حلقے میں ایک دھماکہ ہوا تحصیل سلارزئی میں، جس میں ایک دن میں اٹھارہ مشران شہید ہوئے اور تقریباً اسی (80) بندے اس میں زخمی ہوئے، آج تک کسی نے نہیں پوچھا کہ کون آئے تھے اور کس نے یہ کیا؟ ہمارے جوان شہید ہو رہے ہیں، کسی نے ان کا نہیں پوچھا، کوئی انکوائری نہیں بنی، کسی نے کسی کو نہیں بتایا کہ یہ کدھر سے یہ بندہ آیا تھا اور کدھر انہوں نے یہ کارروائی کی؟ سپیکر صاحب، میں یہ پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے نظریئے، ہماری پارٹیاں الگ الگ ہیں لیکن ہمارے غم اور خوشی تمام خیبر پختونخوا کی وہ شریک ہے، یہ نظریوں سے نکلیں، یہ پارٹیوں سے نکلیں، یہ پختونوں کے لئے، یہ خیبر پختونخوا کے لئے ان کے لئے کچھ کر لیں، ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ جس طرح کنڈی صاحب نے بات کی کہ ابھی ہم سے لوگ روڈ کا ڈیمانڈ نہیں کرتے ہیں، سکول کا ڈیمانڈ نہیں کرتے ہیں، ہم سے لوگ جب ہم حلقوں میں اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو لوگ ایک ہی ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں، کب ہمارے علاقوں میں امن آئے گا؟ کب ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے؟ سپیکر صاحب، کل انہوں نے میرے حلقے میں جوایریا میں نے بتادیا، بانڈہ ملا سید غنڈئ، لوکل لوگوں کو انہوں لاؤڈ سپیکر پر اعلانات کئے کہ آپ اپنے گھروں کو خالی کروائیں، ادھر ہم آپریشن کروانا چاہتے ہیں، ٹارگیٹڈ آپریشن تو چالیس سالوں سے جاری ہے لیکن یہ تو ہمارے ساتھ بات نہیں ہوئی کہ آپ اپنے علاقوں کو خالی کروائیں، صبح بھی میرے ساتھ ان گاؤں والوں کا رابطہ ہوا تھا، جدھر انہوں نے خندقیں کھودی ہیں یا ادھر سرنگیں بنائی ہیں، پار سے جو لوگ آئے ہیں، تقریباً پندرہ بیس گھر تھے ادھر، میں نے ان سے ریکویسٹ کی کہ ٹارگیٹڈ آپریشن ہو رہا ہے، تو Kindly آپ یہ پندرہ بیس گھر جو ہیں یہ خالی کروائیں، جناب سپیکر، وہ تو انہوں نے خالی کروائے ہیں لیکن اگر اسی طرح ہمارے اور لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ آپ اپنے علاقوں کو چھوڑ دیں، آپ ایجنسی بدر ہو جائیں، تو نہ ہم تیار ہیں اور نہ ہمارے عوام آئی ڈی پیز کے لئے تیار ہیں کہ ہم جائیں کیونکہ ہم نے تو صرف خان صاحب کی حکومت میں یہ تین، ساڑھے تین سال کچھ سکھ کا سانس لیا ہے، باقی جب سے خان صاحب کی حکومت گئی ہے تو کبھی دہشت گرد ہمارے اوپر اپنے دہشت گرد حملے کرواتے ہیں، کبھی ہمیں

مختلف جیلوں میں ڈالتے ہیں، کبھی Cells میں بند کرواتے ہیں لیکن ان کے لئے ان کے پاس کوئی طریقہ کار، کوئی حکمت عملی نہیں ہے، ہم مزید بالکل چپ نہیں رہ سکتے سپیکر صاحب، خواہ جو بھی ہو جائے، ان کی جو بھی مرضی ہے، جو بھی ہمارے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، کرلیں لیکن ایک عہد ہم کرتے ہیں آج اور پورے مرجڈ اضلاع کے پختونوں کو یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے علاقوں کو کسی طریقے سے نہیں چھوڑیں گے، ہم آئی ڈی پیز نہیں بنیں گے، آج سے سات دن پہلے ہماری ایف سی اور پولیس کی ایک کمبائنڈ پوسٹ تھی، اس پر حملہ ہوا، وہ حملہ ہمارے علاقائی لوگوں نے پسپا کردیا اور ایک بندے کو زندہ پکڑ لیا، پچیس تیس منٹ کے ٹائم میں وہ بندہ وہ لے کر گئے، ہمیں پتہ بھی نہیں چلا اور نہ کسی نے ہمیں بریفنگ دی کہ وہ بندہ کدھر سے آیا تھا؟ یہ کون تھا؟ کس لئے آیا تھا؟ تیسرے چوتھے دن یہ واقعہ ہوا، ابھی میرے حلقے میں، یہ میں نے جس ایریا کا ذکر کیا، بانڈہ ملا سید کا، وہاں پر ہماری ایف سی کی چیک پوسٹوں پر طالبان نے اپنے بیرک لگائے ہیں، ادھر ان کی ڈیوٹی لگائی ہے، ادھر وہ لوگ بیٹھے ہیں، تو یہ ہماری ان فورسز کی کیا ڈیوٹی ہے؟ سر، ہمارا مرجر ہوا، ہم بڑے خوش تھے کہ ہمیں پچہتر سالوں سے کوئی ہمیں ہمارا حق نہیں دے رہا تھا، ہمیں اپنا حق نہیں مل رہا تھا لیکن مرجر کے چھ سال ہوئے، ہم نے تو مرجڈ اضلاع میں کوئی ترقی نہیں دیکھی، نہ کوئی سڑک بنی، نہ کوئی کالج بنا، نہ کوئی سکول بنا، پھر دوبارہ ہمارے اوپر انہوں نے دہشت گردی مسلط کی اور یہ دہشت گرد جو لاتے ہیں اور جو پالتے ہیں، یہ سب لوگوں کو ابھی پتہ ہے، وہ دور چلا گیا کہ کسی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ کون ہے اور کون نہیں ہے؟ کون لاتے ہیں اور کون ان کے Facilitator ہیں؟ یہ جو میں آج بات کرتا ہوں، یہ میرے حلقے کے عوام کی نمائندگی ہے اور میں ساڑھے چار لاکھ لوگوں کا نمائندہ ہوں، پورے پختونخوا کے عوام اس ایوان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ اس ایوان میں ہمارے حقوق کے لئے، ہمارے امن کے لئے کوئی آواز اٹھانے والا ہوگا یا نہیں ہوگا؟ ہم لوگ اور جتنے بھی اس ہاؤس کے ممبران ہیں، آپ لوگ ذمہ دار ہیں، آج آپ لوگوں سے ہمارے لوگ پوچھتے ہیں لیکن وہ بے بس ہیں لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ کسی کی سفارش قبول نہیں ہوگی، کسی کا پیسہ قبول نہیں ہوگا، یہ لوگ آپ لوگوں سے پوچھیں گے کہ آپ لوگوں کو ہم نے اختیار دیا تھا، آپ لوگوں نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟ سپیکر صاحب، ہمارے ساتھ مرجر میں جو بات ہوئی تھی کہ تین فیصد این ایف سی ایواڈ کا لیکن ابھی تک ہمیں ایک روپیہ این ایف سی ایواڈ کا نہیں ملا، ہمارے صوبے کے اپنے جو واجبات ہیں مرکز کے اوپر جو 1600 سو ارب روپے ہیں، وہ بھی نہیں دیتے ہیں، تو ہمارے صوبے میں Already وسائل کم اور مسائل زیادہ ہیں، ابھی تقریباً اسی (80) لاکھ قبائل کا بوجھ بھی اس صوبے کے اوپر پڑا، تو کدھر سے یہ اسی (80) لاکھ قبائلیوں کا یہ بوجھ صوبے سے پورا ہوگا۔ سپیکر صاحب، ہم اپنا حق بھی مانگتے ہیں اور اپنے حلقے کے لوگوں کی طرف سے اور پورے پٹھانوں کی طرف سے متوجہ ہوتا ہوں کہ نہ ہم نے اپنے گھر بار چھوڑنا ہے، نہ ہم نے آئی ڈی پیز بننا ہے، نہ ہمیں اس بات پہ کسی کے ساتھ Compromise کرنا ہے۔ سپیکر صاحب، بس ایک شعر پہ اجازت لیتا ہوں، ٹائم دینے کا بہت شکریہ اور دوسری بات، یہ بڑے بڑے دہشت گرد جو اے پی ایس کی بات ہو رہی ہے، کدھر چلا گیا وہ احسان اللہ احسان؟ وہ کس کے قبضے میں تھا؟ کس نے ان کو چھڑایا؟ کس نے اس کو بند کروایا تھا اور کس نے وہ بڑے اچھے طریقے سے پار بھجوایا

کہ چلو اپنا کام جاری رکھو؟ تو یہ ملک اسی طرح سپیکر صاحب، ترقی کرے گا؟ ہم اسی طرح آگے جائیں گے؟ بالکل ہم اسی طرح آگے نہیں جا سکتے ہیں۔ وائی:

کله مذهب کله پښتو ، کله په شر مې وژنی
کله مذهب، کله پښتو ، کله په شر مې وژنی
يمه پښتون ډير په هنر مې وژنی، ډير په هنر مې وژنی
ډيره مهربانی سپيکر صاحب، ډيره مننه د ټائم را کولو۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ نواب صاحب، آپ نے تین باتیں کیں، وزیر قانون صاحب، آپ یہ نوٹ رکھیں۔ انور زیب خان نے یہ بات کی کہ ایک تو جو ہماری چیک پوسٹیں تھیں، وہ ہماری پیرا ملٹری فورسز نے وہ خالی کیں، وہ طالبان نے Occupy کر لیں اور بارڈر لائن پہ نہیں بلکہ بارڈر لائن سے کافی اندر، یہ Question mark ہے؟ دوسرا یہ اعلانات ہوئے کہ آپ علاقے کو Vacate کر دیں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن Create ہو گئی ہے، اب یہ ساری ایسی چیزیں ہیں عوام کے منتخب کردہ لوگ تو یہاں بیٹھے ہیں، یہ جرگہ تو یہاں منعقد ہو رہا ہے، اس ملک کا المیہ یہ رہا ہے کہ ادارے جب فیصلے کرتے ہیں اور وہ عوام کو اور عوامی قیادت کو اپنی رائے میں نہیں لیتے، تو اس کے ہمیشہ کے لئے مضر اثرات سامنے آتے ہیں جو اس ملک کے عوام اور یہ پاکستانی قوم بڑے طویل عرصے سے اسے بھگت رہی ہے، اس پہ ہم آپ کے Comments لیں گے آخر میں۔ ایک تیسری بات آپ نے کی تھی، وہ مجھ سے Skip ہو گئی ہے کہ آپ لوگ Dislocation نہیں چاہتے ہیں، اب آپ نہیں چاہتے کہ ہم Dislocate ہوں، ہم وہیں رہیں جہاں ہم صدیوں سے آباد ہیں، ٹھیک ہو گیا۔

جناب انور زیب: سر، ایک پوائنٹ اگر وہ قادری صاحب نوٹ کر لیں۔

جناب سپیکر: بس خیر ہے، آپ انہیں بتا دیں وہ نوٹ کر لے گا۔

جناب انور زیب: ایک تو ہماری ایف سی کی چیک پوسٹیں ہیں اور ایک ہماری پولیس کی چیک پوسٹیں، تو ہماری تقریباً سات سے آٹھ تک پولیس چیک پوسٹیں وہ بھی خالی کروائی ہیں، ٹوٹل پندرہ چیک پوسٹیں کچھ Combined تھیں، کچھ پولیس کی تھیں، پندرہ چیک پوسٹیں انہوں نے خالی کروائی ہیں ڈسٹرکٹ باجوڑ میں سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ قادری صاحب! آپ پہلے بات کریں یا اورنگزیب خان کر لیں پہلے؟

جناب محمد عدنان قادری (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): جیسے مناسب سمجھیں جی۔

جناب سپیکر: اورنگزیب خان کو کرنے دیں، یہ بھی آج جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: ٹھیک ہے جناب۔

جناب اورنگزیب خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شكريه جناب سپيکر، زما کوشش دے چې نن به ټول سپيچ په لاء اينډ آرډر باندې کوم، دا حالات کوم طرف ته روان دی؟ جناب سپيکر، تاسو ته به پته وی چې نن تاسو د پوليس آئی جی پی، ايډيشنل آئی جی او چې

ځومره ذمه وار خلق دی، هغوی سره زمونږ طویل درې ګهنټې مسلسل میټنګ اوشو، هغه میټنګ کښې مونږ دې نتیجې ته اورسیدو چې موجوده پوزیشن کښې د خیبر پختونخوا او بالخصوص د مرجډ ایریا کښې چې کوم صورتحال روان دے نو دا ورځ په ورځ حالات خرابیږی، نو سپیکر صاحب، هغه میټنګ نه مونږ ته دا انفارمیشن ملاؤ شو چې دا ملک د ټهیک کیدو نه دے او د ملک ورځ په ورځ چې کوم دے حالات خرابیږی، نو سپیکر صاحب، دې د پاره لکه څه رنګې ټولو ممبرانو دا خبره اوکړه چې مخکښې دور کښې به خلقو صرف روډ غوښتلو، سکول به ئې غوښتلو، نور ترقیاتی کارونه به ئې غوښتل، کله نه چې دا 8 فروری الیکشن شوے دے نو خلق مونږ نه صرف یو شے غواړی او هغه امن۔ سپیکر صاحب، نن عوام ته دا سوچ ورغلے دے چې وفاق دومره ظلم شروع کړے دے چې هغه دې صوبې ته خپل حق نه ورکوی او صوبې سره فنډ نشته چې هغه هر ډسټرکټ کښې خپل خپل فنډ تقسیم کړی، نو عوام د دې وجې د ترقیاتی منصوبو ذکر نه کوی او بار بار د امن ذکر کوی او سپیکر صاحب، دا حقیقت دے، دا حقیقت دے، د دې نه څوک انکار نه شی کولے، لس میاشتی اوشولې چې صوبه کښې مونږ ناست یو، زمونږ حکومت دے، زه به د خپل ډسټرکټ اورکزئی خبره درته اوکړم لکه چې څنګه انورزیب خان خبره اوکړه، نورو ممبرانو خبره اوکړه، درې میاشتو کښې زما علاقه کښې یو د U/C چیئرمین وو، عنایت خان نوم ئې وو، هغه ئې شهید کړو، په سپینه رنړا ورځ، چا ایف آئی آر نه کټ کولو، دا اوس یوه هفته کیږی جمیعت علماء اسلام سره ئې تعلق وو، قاری سراج، هغه هم د U/C چیئرمین وو، هغه ئې هم شهید کړو، بیا هغه عوام دومره په تکلیف وو چې چا ئې ایف آئی آر نه کټ کولو، نو خلق هغه لاش بیا راواخلی او د تهانړو مخکښې ته کیږدی او بیا په چوبیس چوبیس ګهنټو کښې، په درې درې ورځو کښې زمونږ ایف آئی آر نه کټ کیږی۔ سپیکر صاحب، مقصد مې دا دے چې مونږ علاقې ته نه شو تللے، خبرې کهلاؤ کوؤ، د دې د پاره نه ځو چې مونږ د مرګ نه یریږو خو چې ته په خپلو سترګو مرګ ګورې نو زما خیال دے زه دې ته خودکشی وایم چې بیا داسې حالاتو کښې ته ځې خپلې علاقې ته او ته خدمت نشی کولے۔ نو سپیکر صاحب، علاقه کښې خلق مونږ نه دا ډیمانډ کوی چې تاسو امن راؤړئ، امن څنګه راشی؟ ټولوممبرانو دا خبره په دې فلور آف دی هاؤس بار بار اوچته کړه چې امن څوک خرابوی؟ زه به ورته د کرم خبره اوکړم، څو میاشتې کیږی چې اوور لګیدلے دے، هغه اوور نه مړ کیږی، که د اهل سنت د طرف نه دی نو ډیر شهادتونه اوشول او که اهل تشیع دی د هغوی نه هم ډیرشهادتونه اوشول خو هغه څوک نه غواړی چې هغه جوړه اوشی، هغې کښې دا سې قوتونه شامل دی جناب سپیکر، خبرې به سره کهلاؤ کوؤ، که چرې هغه امن راشی، ما ته پته نشته بیا چې د هغه خلقو څه کمزوری ده، چا سره ئې څه ایګریمنټې کړې دی چې امن

نه راولی، څومره خلق ماشومان یتیمان شول، ښځې کونډې شوې، مرګ شهادت خو سپیکر صاحب، دا خو حقه لار ده خو هلته د کومو خلقو بې عزتیانې اوشوې، د یو بل فریقین زنانه ئې اوچتې کړلې، دا حالات کوم طرف ته راوان دی، دا ملک د اوسیدو ملک دے ؟ نو زه دا وایم، مخکښې سی ایم صاحب دا خبره اوکړه چې ان شاءاللّٰه تعالیٰ مونږ به 'کے پی' کښې پولیس ته بکتربند ګاډی ورکوؤ، کله ورکوؤ جی؟ اوس وخت دے، وخت دے، وخت دې قضاء دے، بند کړه فنډونه، نه کوؤ ترقیاتی کارونه، په علاقه کښې امن راوړه، زما دا Recommendation دے سپیکر صاحب، عوام پولیس غواړی چې پولیس ته 'پاور' ورکړے شی، دا کلیئر خبره واوره چې کله عوام غواړی، دا فنډ خو د عوام دے کنه، عوام روډ نه غواړی، بکتر بند ګاډی ورکړې شی، Facility ورکړې شی، پولیس چې کومه ډیوټی کوی په پاکستان کښې یو محکمه هم داسې ډیوټی نه کوی، ذلیل هم پولیس دے او مقصد دا دے چې په هغه باندې ګوتې هم اوړدیږی، بدنام هم پولیس دے، حقیقت خو بل څه دی، نو سپیکر صاحب، چې کله عوام دا خبره غواړی چې پولیس ته تحفظ ورکړے شی، ګاډی ورکړې شی، اسلحه ورکړې شی، هغه سهولتونه پکار دی پولیس ته چې په پاکستان کښې یوې ادارې سره نه وی، هغه پولیس ته پکار دی چې ورکړې شی، که دا حالات ټهیک نه شو نو بیا به ماته سپیکر صاحب! اووایه، زه به دې سمبلئ ته نه راځم، استعفیٰ به ورکړم خو سپیکر صاحب، دا خبرې چې کومې دی، مونږ عوام طرف نه نورې نه شو اوریدلې، ولې چې اوشرمیدلو دې خپلې ممبرئ پورې، چې کله زمونږ په عوامو حق وو نو مونږ ته ئې ووټ راکړے دے او عوامو په مونږ باندې احسانات دی، د 8 فروری الیکشن نه وو سپیکر صاحب! هغه جهاد وو، بیا عوام څنګه قربانی اوکړه، دیکښې خو شک نه وو چې عمران خان وزیر اعظم وو، په پنجاب کښې زمونږ حکومت وو، په 'کے پی' کښې هسې زمونږ حکومت دے، په وفاق کښې زمونږ حکومت وو خو نن په فارم سینتالیس باندې چې حکومتونه راشی بیا به د ملک دا حالات وی، نن اورسیز پاکستانی اوګوره شرم نه بره سترګې نشی اوچتولې نورو ملکونو کښې، مخکښې خو چې کله عمران خان وزیر اعظم وو نو دا اورسیز پاکستانیانو به فخر کولو، نو دا صورتحال دے سپیکر صاحب، نن خو تعداد هم کم دے په اسمبلئ کښې خو زما دې ټولو ممبرانو ته دا ریکویسټ دے که عوام پولیس ته 'پاور' غواړی نو پکار ده چې مونږ ټول ایم پی اے ګان دا پیسې، دا فنډ د عوامو دے سپیکر صاحب، دا عوام امن غواړی، امن په تشو خبرو په تقریرونو نه راځی او نه مو دا شوق دے چې دا تقریرونه کوی خو چې کله دا حالات داسې راغلل نو بحیثیت هر ایم پی اے ته دا پکار دی چې حالات څنګه حالات وی، حالات ته نظر اوګوری، حالات دې درست کړی۔ سپیکر صاحب، اصلی 'پاور' په 'کے پی' صوبه کښې 'پاور' مونږ سره

دے، هغه بیله خبره ده، کنډی صاحب څه تقریر ښه اوکړو اخره کښې لګئ کړه کړه، مقصد دا دے چې سیاست طرف ته لاړو، داسې تقریرونه مه کوئ، اپوزیشن داسې تقریرونه مونږ ته نه دی پکار، که په لاء اینډ آرډر سیچویشن باندې خبرې کوې نو بیا صحیح خبرې اوکړه، لکه څنګ چې دلته منسټر صاحب اووئیل، میجر صاحب، چې ستا هلته آصف علی زرداری ناست دے، سپریم پاور دے، پریذیډنټ دے، آیا هغه د دې ملک حالات نه ګوری؟ چې دې'کے پی' صوبې سره څه روان دی؟ اوس زه تاته کوم کوم فریاد اوکړم؟ خو سپیکر صاحب، دا یوه خبره ضرور کول غواړم چې قبائلو سره د کهټا ظلم اوشو، په 2018 کښې انضمام اوکړو چې کله تا د دهوکې انضمام کولو نو ستا دا حیثیت نه وو، نو تا ولې قبائل دلدل کښې ښخ کړل؟ زمونږ خو سپیکر صاحب، ډیر ښه نظام وو، زمونږ خو ډیره خوشحاله زندګی وه، نن آئی جی صاحب څه اووئیل؟ وائی چې په ټولو مرجډ ضلعو کښې اورکزئی پرامن خلق دی، نو زه خو پرامن یم خو ما چې څوک پرامن وخت ته نه پریږدی، د دې به څه علاج وی؟ جناب سپیکر، د دې اخری کښې دا علاج دے، مخکښې هم ما سپیچ کښې دا خبره کړې وه چې کله سرحد والا امن نه شی راوستلے، دا خلق کوم ځائې نه راځی، دا دهشتګرد چې زما ښائسته ښائسته ګلونه قتل کوی، زما ښائسته ښائسته عوام قتل کوی، بس ټهیک ده پریږدئ پولیس ته کنه، زمونږ عوام او مونږ به ان شاءالله پولیس سره شانه بشانه ولاړ یو، نو په انضمام کښې دا ظلم اوشو چې زمونږ کوم سسټم راروان وو، د قبائلو یو نظام راروان وو، یو ښائسته ښائسته فیصلې به کیدلې، مشران به کښیناستل او چې کومه خبره به اوکړه د سپریم کورټ فیصلې نه به هم اهم فیصله زما د مشرانو وه، اوس هم کیږی، تاریخ د دې خبرې ګواه دے، هغه نظام خراب شو۔ سپیکر صاحب، لږ ټائم ځکه غواړم چې دا خبرې چې دی دا کول پکار دی، عوام زمونږ انتظار کوی۔ د هغې نه علاوه سپیکر صاحب، نه هغه نظام پاتې شو او په این ایف سی کښې نن د قبائلو دا حالات دی چې این ایف سی خو په ځائې پریږده چې کوم ریګولر فنډ راروان وو، هغه هم نیشته، د قبائلو د علاقې تا انضمام اوکړو چې زه به دا علاقې پیښور اسلام آباد سره برابرووم، تاسو به سوچ هم اونه کړئ چې مونږسره کوم ظلم اوشو، اوس په خپل انضمام باندې دا خلق پښیمان دی، اوس کوشش کوی چې څه اوکړو چې دا انضمام دوباره مطلب دا دے دا ختم کړو چې قبائلو ته خپل هغه ورکړو، قبائل خپلې علاقې ساتلې شی خو مونږ حکومت ئې نه شو ساتلې، مونږ ادارې د قبائلو خلق نه شو سنبهالولے۔ بیا دا ظلم ولې کیدو؟ سپیکر صاحب، مخکښې ډیرې جرګې اوشوې، پښتنو غټې غټې جرګې اوکړې، په دې پیښور کښې مونږ بیا دا فیصله اوکړه په دې اسمبلئ کښې چې یارا! مونږ به د ایکس فاټا مرجډ ایریاز Solution رااوباسو خو ماته په نظر نه ښکاری، نو زمونږ دا ریکویسټ دے ټولو ادارو

ته، خپل حکومت ته، وفاق کښې حکومت شته نه، ټوله غلامي ده، او وفاق ته خو دا کلېئر میسج دے چې خپلې 1600 ارب روپئي چې کوم دی هلته پرتې دی هغه نه راکوی، د دې مقصد دا شو چې صوبه بند شی، نو که دا حالات وی سپیکر صاحب، نن نه وی سبا وی دا صوبه مونږ نه بندیږی، نو د دې د پاره بیا یو Next داسې لائحه عمل پکار دے چې کم سے کم دې عوامو ته خو د دې اسمبلئ نه داسې میسج پکار دے چې دا ظلم شروع دے، حالانکه مونږ ته خپل حق نه راکوی، د دې حق د پاره څه بندوبست دے، نو څار کروړ پښتونخوا دے، نو دا خو د څار کروړ عوامو پیسې دی، چې کله د هلته نه ظلم کیږی نو بیا به مونږ خاموش ناست یو؟ نو سپیکر صاحب، دا ټولې خبرې د توجه خبرې دی، زه به د رته دا اووایم چې مونږ دلته اوسه پورې ما چې څومره هم تقریرونه، سپیچونه کړی دی، ما فنډ نه دے غوښتلے، فنډونه نه راوړو، زما په علاقه کښې سپیکر صاحب، دوه هسپتالونه دی، مشتی میله هسپتال (MERF) Medical Emergency Resilience Foundationسره دے، د غلجو هسپتال MERF سره وو هغه بند شو، درې درې، څلور څلور میاشتې کیږی چې خلقو ته تنخواه ګانے نه دی ملاؤ، ولے چې MERF خو یو ټهیکداری دے چرته به پراجیکټ کوی، اوس خو افغانستان ته لاړل او هلته هسپتالونه بند دی، دوایانې نشته، بل څه نشته، نو زمونږ دلته څه مقصد دے بحیثیت ایم پی اے؟ یو خو زما دا ریکویسټ دے، د دې موقعې نه دا فائده اخلم چې هغه هسپتالونه هیلتھ سروسز ته حواله شی او ریګولر شی او زه اخری کښې دا خپل سپیچ ختموم خو دا کومې چې په لاء اینډ آرډر باندې خبرې اوشوې، په دې باندې غور پکار دے۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ۔ قادری صاحب، ایک قرار داد لے لیتے ہیں، عبدالسلام خان کی قرار داد ہے، گزشتہ دو دنوں سے پینڈنگ آرہی ہے۔ جی محمد عبدالسلام، آپ Rule relax کرالیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Muhammad Abdul Salam</u>: Please, suspend rule 124 under rule 240 and allow me to move a resolution, Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the rule is suspended. Mr. Muhammad Abdul Salam, MPA, to please move his resolution, in the House. Mr. Abdul Salam, MPA.

قرارداد

جناب محمد عبدالسلام: تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب۔ یہ جوائنٹ مذمتی ریزولیوشن ہے، اس میں اپوزیشن کے رکن جلال خان کے بھی سائن ہیں، آفتاب عالم صاحب کے، اکبر ایوب بھائی کے۔

جناب سپیکر صاحب، پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق پاکستان کے ہر شہری کے لئے ملک میں ایک عدالتی نظام انصاف موجود ہے جو لوکل سطح پر مجسٹریٹ، سول جج کی عدالت سے شروع ہو کر سپریم کورٹ پر ختم ہو جاتا ہے، شفاف Trial ہر پاکستانی شہری کا بنیادی اور آئینی حق ہے۔ اب اس ملک خداداد میں پاکستان کے عام شہریوں کو ملٹری کورٹس کے Through سزائیں دی جاچکی ہیں، ملٹری کورٹ میں عام محب وطن شہری اور سیاسی ورکروں پر مقدمات چلاکر سزائیں سنانا نہ صرف انصاف کا قتل ہے بلکہ ان کو بنیادی حقوق سے محروم کرنا ہے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ ایوان ملٹری کورٹس کے جانبدارانہ اور غیر منصفانہ فیصلوں کی پرزور مذمت کرتا ہے، ملٹری کورٹس کے غیر آئینی اور جانبدارانہ فیصلوں کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی شدید سبکی ہو رہی ہے اور یہ غیر قانونی اقدام انسانی حقوق کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے۔ اس لئے یہ ایوان صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملٹری کورٹس کے غیر آئینی اور غیر جانبدارانہ فیصلوں کو واپس لے اور 9 مئی کے واقعات کی اعلیٰ سطح پر عدالتی تحقیقات کرائے تاکہ اصل کرداروں کو بے نقاب کیا جاسکے۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

جناب وزیر محترم محمد عدنان قادری صاحب۔

جناب محمد عدنان قادری (وزیر حج، اوقاف و مذہبی امور): جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ بہت ساری باتیں اس موضوع پر ہو چکی ہیں، قبائل کے نمائندے کی حیثیت سے عرض کروں گا کہ ہمارا ہر گھر دہشت گردی کا شکار ہوا ہے، میں اگر اپنی کہانی بیان کر دوں، وہ بھی دردناک ہے، میرے بڑے بھائی کی شہادت ہوئی، میرے چچا کی ہوئی، میرے والد گرامی کے چچا تھے، ان کی شہادت ہوئی، ہمارے دربار شریف پر میزائل حملہ کر دیا گیا، اس کے بعد قبروں پر بم رکھ دیئے گئے، ان سارے حالات سے ہم گزر چکے ہیں لیکن کچھ عرصہ ہم پرامن رہے ہیں اور اب ایک دفعہ پھر وہی حالات کا Replay جاری ہے اور دوبارہ Target killings سے آغاز ہو چکا ہے۔ اس میں ہماری تحصیل کے، ہمارے پریس کلب کے صدر صاحب شہید ہو گئے، ہماری پولیس کے نوجوان شہید ہو گئے اور میں انور زیب خان کی بات کو Second کروں گا، جس طرح انہوں نے فرمایا کہ چیک پوسٹ ختم کر دی جارہی ہیں، یہ ایک بڑا المیہ ہے، ہم نے ابھی آئی جی صاحب کی خدمت میں بھی یہی گزارش کی کہ یہ تو آپ کھلے عام دعوت دے رہے ہیں اور ہمارے

علاقے میں ایک تحصیل ہے، میرے حلقے میں، ملاگوری، وہاں پر دہشت گردی کی تمام لہر میں کوئی واقعہ آج تک نہیں ہو سکا اور اس میں جب دہشت گردی کے فروغ کے لئے چیک پوسٹیں ختم کر دی گئیں تو اس کے بعد ان کے تھانے پر حملہ ہوا اور ایک پولیس اہلکار شہید ہوا۔ خدارا یہ جہاں پولیس بھی بے بس نظر آ رہی ہے، اگر ہمارے ادارے اس پر توجہ دیں اور یہ کس بنیاد پر ختم کی جا رہی ہیں؟ یہ سوال ہمارے قبائل کے ہر نمائندے کا ہے اور میں ہر فریق جو خون بہاتا ہے یا بہانے کی کوشش کرتا ہے، میں دین کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ایک بات عرض کر دوں، میں نے اللہ کے محبوب ﷺ کی احادیث پڑھیں، میں نے اللہ کے محبوب ﷺ کی احادیث کا، احادیث کا جہاں مطالعہ کیا تو یہ تو بہت واضح ہے، اگر کوئی دین کا نام لے رہا ہے یا کسی دوسرے زاویئے سے ڈالری جنگ مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے، خدارا ان احادیث کو پڑھ لیں، اللہ کے محبوب ﷺ نے تو کھلے عام فرمایا کہ جنگ کے دوران جو غزوات ہوئے، اللہ کے محبوب ﷺ جنگوں میں شریک ہوئے اور وہاں پر اطلاع پہنچی کہ یا رسول اللہ ﷺ کسی نے کفار کے بچوں اور عورتوں کو شہید کیا، تو اللہ کے محبوب ﷺ نے جنگ کے دوران یہ کلیہ جاری کہ **"فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء، والصبیان"** اللہ کے محبوب ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا اور پھر کسی صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو کافروں کے بچے ہیں، اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا، تم میں سے بہتر سے بہتر صحابی نکل آئے، کیا وہ کافر کا بچہ نہیں تھا، یہی تعلیمات نبوی ﷺ ہیں اور پھر اللہ کے محبوب ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ کسی نے، کافر کو جو عام شہری ہو، اس کا قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا اور پھر یہاں تک فرمایا کہ کافر ہو اور عام شہری ہو، اگر کفار کفر کا فتویٰ بھی لگا دیں پھر بھی ان کا قتل جائز نہیں ہے جب عام شہری ہو۔ اسامہ ابن زیدؓ جرنیل تھے، اللہ کے محبوب ﷺ نے ان کو روانہ کرتے ہوئے نصیحتیں فرمائی تھیں کہ اسامہ سرسبز درخت کو نہ کاٹنا، وہاں پر کلیساؤں میں بیٹھنے والے راہبوں کو کچھ نہ کہنا، یہاں تک فرمایا اور پھر یہاں تک فرمایا کہ اگر کافر ہو اور عام شہری ہو، کسی نے اس کی حق تلفی کی تو قیامت کے دن میں اس کافر کی طرف سے وکیل بنوں گا، یہ اسلام اور دین کی تعلیمات ہیں۔ خدارا جو لوگ ڈالروں کے لئے خون بہا رہے ہیں یا دین کا نام استعمال کر رہے ہیں، دونوں سے گزارش ہے اور ہم قبائل اللہ کے محبوب ﷺ کی ان احادیث کا واسطہ دے رہیں ہیں، ہم لوگ جھولی پھیلا رہے ہیں، خدارا ہم بے گھر بھی ہو چکے، ہم شہید بھی ہو چکے ہیں، ہمارے ہر گھر میں یتیم بھی پیدا ہو چکے، مزید سکت نہیں رہی، مزید طاقت نہیں رہی، مزید ہمارے ہاں حوصلہ نہیں بچا کہ کسی قسم کی دہشت گردی کو برداشت کر سکیں۔ میں انہی گزارشات پہ اپنی گفتگو ختم کروں گا اور یہ یہی ہمارے ہر قبائل کا مطالبہ ہے کہ ہمارے جن جن کے پاس باڑ لگائے گئے، میں شینواری قبیلے سے ہوں اور ہمارے بارڈر کے اس پار بھی شینواری قبیلہ آباد ہے، ہمارے درمیان رشتہ داریاں بھی ہیں لیکن اس کے باوجود قبائل آمادہ ہوئے کہ امن ہو تو خیر ہے باڑ بھی لگا دیا جائے، باڑ لگا دیا گیا لیکن اس کے باوجود بھی دہشت گرد کیسے پہنچے ہمارے علاقوں میں؟ یہ سوالات میرے نہیں ہیں، یہ پبلک کے ہیں، یہ عام عوام کے ہیں، تو خدارا اس کھیل کو ختم کیا جائے۔ **وما علینا الا البلاغ۔**

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 p.m, Wednesday, 1st January, 2025.

(اجلاس بروز چارشنبہ مورخہ یکم جنوری 2025ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)